ماہنامہ
دخترانِ اسلام
لاہور
دسمبر 2017ء

دین کی روح، اخلاقِ حسنہ
حسن خلق جس کو نصیب ہوگیا اس نے پورے دین کی روح کو پالیا
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خصوصی خطاب

سیدنا غوث الاعظم کی تعلیمات اور محاسبہ نفس
مصائب پر صبر انسان کے درجہ کو بلند کرتا ہے

سلوک و تصوف کا عملی دستور
علم تصوف فرقہ واریت کی آلائش سے پاک ہے

منہاج یونیورسٹی لاہور
2 روزہ عالمی امن کانفرنس
(اداریہ)

مادیت پرستی کے رجحان سے روحانیت کم ہو رہی ہے
ڈاکٹر ناہید قاسمی کا خصوصی انٹرویو

کرپشن اور پاکستان ایک ساتھ نہیں چل سکتے

منہاج یونیورسٹی لاہور میں منعقدہ دو روزہ عالمی امن کانفرنس کی تصویری جھلکیاں

بسلسلہ یوم اقبال منہاج کالج برائے خواتین اردو سوسائٹی کے زیر اہتمام مقابلہ بیت بازی

منہاج کالج برائے خواتین میں ٹریننگ ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام سہ روزہ نفلی و تربیتی اعتکاف

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ
دخترانِ اسلام
لاہور

جلد: 24 شمارہ: 12 ربیع الاول۔ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ / دسمبر 2017ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

ایڈیٹر
اُم حبیبہ

ڈپٹی ایڈیٹرز
نازیہ عبدالستار
ملکہ صباء

مجلس مشاورت
نوراللہ صدیقی، ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ اسحاق
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرخ، ڈاکٹر سعدیہ نصراللہ
مسز فریدہ سجاد، مسز فرح ناز
افنان بابر، مسز رافعہ علی

رائٹر فورم
مسز راضیہ نوید، آسیہ سیف
ہانیہ ملک، ہادیہ ثاقب، سمیعہ اسلام
مومنہ ملک، جویریہ سحرش

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم —— گرافکس: عبدالسلام
فوٹو گرافی: قاضی محمود الاسلام

فہرس

اداریہ (عالمی امن کے فروغ میں مذاہب کا کردار، دوروزہ عالمی کانفرنس)		4
دین کی روح، اخلاقِ حسنہ	ام حبیبہ	5
(شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب)		
سیدنا غوث الاعظمؒ کی تعلیمات اور محاسبہ نفس	ملکہ صبا	11
کرپشن اور پاکستان ایک ساتھ نہیں چل سکتے	زاہدہ اظہر زیدی	15
تبصرۂ کتب (سلوک و تصوف کا عملی دستور)	نازیہ عبدالستار	19
راہ نوردِ شوق (انٹرویو ڈاکٹر ناہید قاسمی)	پینل: ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ، ام حبیبہ	23
منہاجینز کارنر	ام حبیبہ	26
گلدستہ	ملکہ صبا	27
منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں		29
Hadia Saqib (Do we need another Quaid Today?)		32

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر / چیک / ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدل اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت فی شمارہ -/35 روپے
سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ. لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ.

(یونس، ۱۰: ۶۲ تا ۶۴)

’’خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت و مقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت و شفاعت) کی اور دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی (حُسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار) اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے، یہی وہ عظیم کامیابی ہے‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

ہر سمت نظر آیا اجالا شہہ والا
جب دل نے پکارا شہہ والا، شہہ والا

ہم لوگ ہیں تاریکی و تشکیک و توہم
اور آپ حقیقت کا اجالا شہہ والا

اللہ کا انعام ہیں بخشش کا وسیلہ
اور رحمت باری کا حوالہ شہہ والا

کس طرح کوئی آپ کا در چھوڑ کے جائے
کیسے ہو جدا چاند سے ہالہ شہہ والا

بس آپ کے لطف و کرم ہی سے ہٹے گا
ہے سامنے جو غم کا ہمالہ شہہ والا

کب میرے مقدر کی سیہ رات کٹے گی
کب ہوگا میرے گھر میں اجالا شہہ والا

خالدؔ کو بھی روضے پہ بلالیجئے شاہا
جپتا ہوں شب و روز مالا شہہ والا

(خالد شفیق)

خواب

علامہ اقبالؒ

تو ظاہر و باطن کی خلافت کا سزا وار
کیا شعلہ بھی ہوتا ہے غلام خس و خاشاک
مہر و مہ و انجم نہیں محکوم تیرے کیوں
کیوں تیری نگاہوں سے لرزتے نہیں افلاک

(ارمغان حجاز، کلیات اقبال، ص ۵۵۱)

تعبیر

قائد اعظمؒ

یہ شکست خوردہ ذہنیت کی انتہا ہے کہ اپنے آپ کو دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔ مسلمانوں کو ایک عظیم قوت بنانے کے لیے اپنی روحوں کو دوبارہ تسخیر کر کے ان عظیم روایات اور اصولوں پر سختی سے جم جانا چاہئے جو ان کے زبردست اتحاد کی بنیاد ہیں۔

(اجلاس مسلم لیگ لکھنو 15 اکتوبر 1923ء)

تکمیل

شیخ الاسلام مدظلہ

تحریک منہاج القرآن نے امت مسلمہ کو ایک تحریکی فکر یہ بھی دی ہے کہ اپنے اندر ایسا جوہر پیدا کریں جس کے سبب ان میں باطل قوتوں کے مقابلے میں ڈٹ جانے اور ان سے ٹکرا جانے کا عزم پیدا ہو اور اس راہ میں پیش آنے والے مصائب و آلام میں استقامت سے کام لیں پھر ایسے لوگوں کو دنیا کا حرص و لالچ کے پائے استقلال میں کسی قسم کی لغزش پیدا نہیں کرسکتا وہ خوف و بے باک ہوجاتے ہیں۔ وقت کے فرعون ان کی راہ میں خطرات و مصائب کے پہاڑ بھی کھڑے کردیں تو انہیں وہ ایک پاؤں کی ٹھوکر سے گرادیتے ہیں اور بڑی سے بڑی قوت سے بھی ٹکرا جاتے ہیں جب یہ مرحلہ آتا ہے تو پھر ان پر قابو رہنا اللہ ثم استقاموا کے تحت اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت نازل ہوتی ہے۔

(دختران اسلام، دسمبر 2002ء)

عالمی امن کے فروغ میں مذاہب کا کردار،دو روزہ عالمی کانفرنس

11 اور 12 نومبر 2017ء کو منہاج یونیورسٹی لاہور کے زیراہتمام ’’فروغ امن میں مذاہب کا کردار‘‘ کے عنوان سے دو روزہ عالمی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں آسٹریلیا، سری لنکا، انڈیا، سنگاپور، ملائیشیا، سوئٹزرلینڈ ،نائیجریا اور پاکستان بھر سے مختلف یونیورسٹیز کے پروفیسرز ،سکالرز نے شرکت کی اور فروغ امن و انتہا پسندی کے انسداد کے حوالے سے مقالہ جات پیش کیے۔ کانفرنس کے انعقاد کے حوالے سے منہاج یونیورسٹی لاہور کے بورڈ آف گورنرز کے وائس چیئرمین ڈاکٹر حسین محی الدین القادری نے انتہائی فعال و مرکزی کردار ادا کیا، انہی کی دعوت پر بین الاقوامی سکالرز فروغ امن کے انتہائی اہم موضوع پر گفتگو کیلئے پاکستان آنے پر رضا مند ہوئے یہ بات بطور خاص قابل ذکر ہے کہ کانفرنس میں ہائیر کلاسز کی طالبات نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور معزز مہمانوں سے سب سے زیادہ سوالات کرنے کا اعزاز بھی طالبات نے حاصل کیا، طالبات کے بامقصد سوالات اور پراعتماد لہجہ سے منہاج یونیورسٹی لاہور کے معیاری تعلیمی ماحول اور پاکستان میں خواتین کے فعال تعلیمی کردار اور قومی و بین الاقوامی ایشوز پر گہری نظر رکھنے کے حوالے سے بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مہمان سکالرز پر انتہائی خوشگوار اثرات مرتب ہوئے اور انہوں نے خواتین کے سوالات کے مفصل جوابات دیئے ۔مہمان سکالرز کی کانفرنس میں دلچسپی دیدنی تھی اور ہر سکالر نے انسانیت کو درپیش دہشت گردی ،انتہاپسندی جیسے سنگین چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کیلئے بین الاقوامی مکالمہ کا اہتمام کرنے پر منہاج یونیورسٹی لاہور کی انتظامیہ بالخصوص یونیورسٹی کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فروغ امن کیلئے خدمات کو بے حد سراہا اور انہیں زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ بیشتر مقرر اس بات پر مسرور تھے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری جیسی شخصیت کا تعلق پاکستان سے ہے اور ان کے اسلام کی پرامن تعلیمات کے بارے میں تصورات ہر قسم کے ابہام اور تشکیک سے پاک ہیں اور مقررین کا کہنا تھا کہ انہوں نے مغربی دنیا کے سامنے اسلام کی پرامن اور انسانیت سے محبت کرنے والی فلاسفی کو کامیابی کے ساتھ پیش کیا ہے اور بیرونی ممالک سے آئے ہوئے سکالرز اس بات پر بھی مسرور تھے کہ تحریک منہاج القرآن کے فلاحی منصوبہ جات میں تعلیم سرفہرست ہے اور ان تعلیمی اداروں میں معیاری ،عصری تعلیم فراہم کی جارہی ہے اور انتہا پسندی جیسے موضوع پر منہاج یونیورسٹی لاہور کے طلبا اور طالبات میں باقاعدہ مباحثہ ہوتا ہے اور مہمان یہ جان کر بھی خوشگوار حیرت میں مبتلا تھے کہ سکول آف ریلیجنز کے نام سے بھی یہاں ایک فیکلٹی قائم ہے جو کسی اور یونیورسٹی میں نہیں ہے۔فروغ امن کے حوالے سے منعقدہ عالمی کانفرنس کی قابل ذکر بات وہ اعلامیہ ہے جو ڈاکٹر حسین محی الدین القادری نے پیش کیا اور اس اعلامیہ کی ہر شق کی شرکائے کانفرنس نے نہ صرف پرزور تائید کی بلکہ اس اعلامیہ کو عالمی امن کے قیام کی طرف کسی بھی تعلیمی ادارے کے پلیٹ فارم سے ایک اہم اور منفرد قدم قرار دیا، اعلامیہ میں واضح کیا گیا کہ دنیا کا کوئی بھی مذہب دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا اور نہ ہی دہشت گردی کی کوئی شکل مذاہب کے نزدیک قابل قبول ہے۔ کانفرنس میں روہنگیا کے مسلمانوں کے ساتھ ظلم و زیادتی بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ عالمی امن کیلئے اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اور احترام کرنا ہوگا۔ اعلامیہ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے مرتب کردہ فروغ امن نصاب سے استفادہ کرنے کی پرزور تائید وحمایت کی گئی اور ایک عالمی کونسل تشکیل دینے پر اتفاق کیا گیا جو حکومتوں سے مل کر فروغ امن کے لیے کام کرے گی ،اعلامیہ میں تمام مذاہب اور ان کے بانیان کے احترام کو یقینی بنانے کی پرزور حمایت کی گئی۔ ایک انتہائی اہم تجویز بھی اعلامیہ کا حصہ تھی کہ مذہبی تعلیم پر گرفت رکھنے والے ہی مذہبی معاملات پر رائے دیں، ہر ایک کو اتھارٹی نہیں بننا چاہیے۔ سوال و جواب کے سیشن میں ایک طالبہ نے سنگاپور سے تعلق رکھنے والے سکالر ڈاکٹر روہن گنارتنا سے سوال کیا کہ انتہا پسندانہ تصورات سے دور رہنے کیلئے بطور ایکسپرٹ آپ کیا تجویز کرتے ہیں؟ ۔ڈاکٹر روہن کا جواب تھا کہ آپ مولانا رومؒ کو پڑھیں اور ان کا کہنا تھا کہ مولانا روم میرے فیورٹ ہیں ان کے اس جواب پر شرکائے کانفرنس خوشگوار حیرت کا اظہار کرتے ہوئے دیر تک تالیاں بجاتے رہے ۔ڈاکٹر حسین محی الدین القادری نے عالمی کانفرنس کے آخری سیشن میں معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور کانفرنس کے شاندار انتظامات پر منہاج یونیورسٹی کے طلباء و طالبات اور مختلف فیکلٹیز کے سربراہان کو مبارکباد دی۔ (نوراللہ صدیقی)

دین کی روح، اخلاقِ حسنہ

حسنِ خلق جس کو نصیب ہو گیا اس نے پورے دین کی روح کو پالیا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

ترتیب وتدوین
اُم حبیبہ

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام جامع المنہاج بغداد ٹاؤن لاہور میں امسال شہر اعتکاف 2017ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اخلاق حسنہ کی اہمیت وضرورت پر سلسلہ وار خطابات فرمائے جن کی اہمیت کے پیش نظر قارئین کے استفادہ کے لیے قسط وار شائع کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ کی پہلی قسط میں شیخ الاسلام نے اخلاق کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ جب جسم فرشی اور روح عرشی ہوجائے تو اسے حسن اخلاق کہتے ہیں جبکہ دوسری قسط میں جسم اور روح کا تعلق بیان کرتے ہوئے ارکان اسلام کا تعارف کروایا اور عبادت کا مقصد بیان کیا گیا ہے جس میں نماز اور زکوٰۃ کی روح اخلاق کو سنوارنا ہے۔ اس شمارہ میں اس کی آخری قسط شائع کی جارہی ہے جبکہ مکمل خطاب سننے کے خواہشمند افراد خطاب نمبر Fm-57 ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

روزہ۔۔ اخلاق حسنہ کے حصول کا ذریعہ

ارکان اسلام میں سے چوتھا اور اعمال میں سے تیسرا رکن روزہ ہے، ہم روزے کے جسم کو سارا کچھ سمجھتے ہیں یہ ہماری نادانی ہے کہ ہم اس کی روح کو بھول گئے ہیں کیونکہ روح نظر جو نہیں آتی اور یہی بدقسمتی جو شے نظر نہیں آتی اُس کی خبر ہی کوئی نہیں لیتا اور یہ خبر نہیں ہے کہ وہی حقیقت ہے۔ اب روزہ آ گیا روزے کے بارے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَo (البقرة، ۲: ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر اسی طرح روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤo

روزہ کا جسم۔۔۔ بھوک و پیاس

ہر رکن کے ساتھ اللہ پاک نے پہلے اُس رکن کا جسم بیان کیا ہے پھر آیت کے اختتام پر اُس کی روح کو بیان کیا ہے۔ ہم سحری کے وقت کھانا پینا چھوڑنا اور غروب آفتاب پر افطار کے عمل کو روزے کا نام دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ پاک نے فرمایا: نہیں، یہ روزے کا جسم ہے۔ مجھے تمہارے بھوکے رہنے سے کیا حاصل ہونا ہے۔ تم اگر کھا لو سارا دن کھاؤ تو اللہ کے خزانے میں کمی ہو جاتی ہے؟ اور اگر آپ کھانا پینا چھوڑ دیں تو اُس کے ہاں روٹی بچ جاتی ہے؟ اللہ کے ہاں خزانہ رزق کا بچ جاتا ہے؟ استغفروا اللہ العظیم۔ وہ مالک ہے غنی ہے۔ ساری کائنات کو ہمیشہ سے دے رہا ہے، دیتا رہے گا

تمہارے بھوکے رہنے سے تو اُسے کوئی غرض نہیں۔ باری تعالیٰ! پھر ہمارا کھانا پینا کیوں چھڑوا دیا؟ فرمایا: اس لیے چھڑوا دیا کہ تم تو سارا سال کھاتے ہو وہ بھی ہیں جن کو کھانا پینا نہیں ملتا کم سے کم ایک مہینہ تمہارے اندر یہ احساس پیدا کر دوں کہ جنہیں کھانا نہیں ملتا اُن کا حال کیا ہوتا ہے۔

روزہ کی روح۔۔۔تقویٰ کا حصول

روزہ کے ذریعے تقویٰ کا حصول کیسے ممکن ہے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:

لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ.

روزہ اس لیے فرض کیا کہ تم لوگوں کو نظر انداز کرنے کے گناہ سے بچنے والے بن جاؤ، حاجت مندوں کی حاجت کو نظر انداز کرنے سے بچ جاؤ، محتاج ضرورت مند انسانیت کی ضرورتوں سے بے نیاز رہنے کا جو گناہ ہے اُس سے بچ جاؤ۔ تمہیں اس لیے بھوک اور پیاس کی عادت ڈالی ہے کہ تمہیں بھوکوں اور پیاسوں کا احساس پیدا ہوتا کہ تقویٰ پیدا ہو۔ تقویٰ کسی ایک عمل کا نام نہیں ہوتا، تقویٰ بڑا جامع ہمہ گیر تصور ہے۔ ہر وہ شے، ہر وہ احساس، ہر وہ رویہ، ہر وہ طرزِ عمل، ہر وہ سوچ، ہر وہ فعل، ہر وہ عمل جو اللہ کو ناپسند ہے اُس سے بچنا تقویٰ ہے یہ کوئی ہاتھوں کی گنتی کے ساتھ ۵، ۶ برے اعمال سے بچنے کا نام تقویٰ نہیں۔ ہر وہ رویہ، ہر وہ سوچ، ہر وہ فعل جو اللہ کو ناپسند ہے اُس سے بچنا تقویٰ ہے یعنی کھانے پینے سے پرہیز کرا کے تقویٰ کا نام لیا اور پھر آقا ﷺ نے فرمایا پوچھا گیا تو آقا ﷺ نے فرمایا:

> **تقویٰ کسی ایک عمل کا نام نہیں ہوتا، تقویٰ بڑا جامع ہمہ گیر تصور ہے۔ ہر وہ شے، ہر وہ احساس، ہر وہ رویہ، ہر وہ طرزِ عمل، ہر وہ سوچ، ہر وہ فعل، ہر وہ عمل جو اللہ کو ناپسند ہے اُس سے بچنا تقویٰ ہے۔**

مَنْ لم یَدَعْ قولَ الزورِ والعملَ به، فلیسَ لله حاجَۃٌ أن یَدَعَ طعامَه وشرابه. (کتاب صوم، ص ۵۰۳، حدیث ۱۹۰۳/۱، باب من لم یدع قول الزور، والعمل به فی الصوم، صحیح بخاری)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ''جو شخص روزہ رکھے اور جھوٹ نہیں چھوڑتا اور جھوٹی طرزِ زندگی نہیں چھوڑتا فرمایا اللہ پاک کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں''۔

روزہ۔۔ برائیوں سے اجتناب کا ذریعہ

روزہ برائیوں سے کیسے بچاتا ہے اس کی وضاحت درج ذیل حدیث پاک سے ہوتی ہے۔

لیس الصیام من الأکل والشرب إنما الصیام من اللغو والرفث فإن سابک أحد أو جهل علیک فلتقل إني صائم إني صائم. (صحیح ابن خزیمہ)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ''روزہ صرف کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں ہے روزہ ہر برے طرزِ عمل کو چھوڑنے کا نام ہے۔ پس کوئی شخص تمہیں گالی دے یا تم سے جھگڑا کرے تو پس تم اس سے کہو کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں''۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ روزہ گالی سے روکتا ہے صرف کھانے پینے سے نہیں روکتا۔ روزہ گالی گلوچ سے روکتا ہے، روزہ برے طرزِ عمل سے روکتا ہے، روزہ لغو گفتگو سے روکتا ہے، روزہ سارے برے اخلاق سے روکتا ہے اگر برے اخلاق نہ رکیں تو کھانے پینے سے رک کر کیا لیا، یہ روزہ نہیں۔

حج کی روح۔۔۔اخلاق کو سنوارنا

دین اسلام کا آخری رکن حج ہے جس سے دین کی پوری عمارت مکمل ہوگئی ان سارے ارکان کی روح حسن اخلاق ہے،

اخلاق کا بدل جانا، طرزِ زندگی کا بدل جانا۔ حج کے لیے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ٥ (البقرة، ۲: ۱۹۷)

حج کے چند مہینے معیّن ہیں (یعنی شوّال، ذوالقعدہ اور عشرۂ ذی الحجہ) تو جوشخص ان (مہینوں) میں نیت کر کے (اپنے اوپر) حج لازم کرلے تو حج کے دنوں میں نہ عورتوں سے اختلاط کرے اور نہ کوئی (اور) گناہ اور نہ ہی کسی سے جھگڑا کرے، اور تم جو بھلائی بھی کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے، اور (آخرت کے) سفر کا سامان کرلو بے شک سب سے بہترزادِ راہ تقویٰ ہے اور اے عقل والو! میرا تقویٰ اختیار کرو٥

حج کا معنیٰ یہ ہے کہ پھر اس میں گالی، جھگڑا اور لغو گوئی نہیں ہوگی اور اُس میں آپس میں جہالت کا عمل نہیں ہوگا یہ اگر طرزِعمل بدل جائے تو اللہ کے گھر آنا یہ حج ہے۔ اگر اللہ کے گھر سو بار جاؤ اور آؤ مگر طرزِعمل نہ بدلے تو فرمایا یہ حج نہیں ہے یہ چکر لگا کر آئے، ہوائی جہاز کی سیر کر کے آئے، گھوم پھر کے آئے۔

حج یہ ہے:

فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ. (البقرہ، ۲:۱۹۷)

حج اُس کا ہے جس کی زبان بدل جائے۔ حج اُس کا ہے جس کا رویہ بدل جائے، حج اُس کا ہے جس کا طرزِعمل بدل جائے۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ. (البقرہ، ۲:۱۹۷)

اور جو نیکی اور بھلائی کا کام کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔

اب نیکی، بھلائی کیا ہے، آپ حج پر گئے کیا کرتے ہیں؟ طواف کرتے ہیں، تلاوت کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، نفل پڑھتے ہیں، صفا مروہ کی سعی کرتے ہیں، یہ سارے اعمال کرتے ہیں نیک ان سارے اعمال کا ذکر اللہ پاک نے ایک لفظ میں کر دیا فرمایا:

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ.

جو بھی نیک کام کرتے ہو اللہ جانتا ہے۔ اللہ پاک نے اُن کا الگ الگ کر کے نام ہی نہیں لیا فرمایا جتنے نیک کام کرتے ہو حج پر آ کر، بھلے طواف کرتے ہو، حجر اسود کو بوسہ دیتے ہو، صفا مروہ کی سعی کرتے ہو، منیٰ عرفات جاتے ہو جتنے نیک کام کرتے ہو فرمایا:

> **جو چاہتا ہے کہ میں بطور مومن اللہ کے حضور پیش ہوں وہ اپنی زندگی سنوار لے، وہ اپنی سیرت سنوار لے، وہ اپنے اخلاق سنوار لے، اپنے احوال سنوار لے۔**

يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ.

اللہ جانتا ہے۔

خفا کے ساتھ بات کی يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ تمہارے اعمال کے جسموں کو نہیں دیکھتا وہ دیکھتا ہے ان کے پیچھے روح کیا کارفرما ہے۔ تمہارے اعمال میں صدق ہے یا نہیں، اخلاص ہے یا نہیں، تدرع ہے یا نہیں، میری طرف رجوع ہے یا نہیں۔ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ کا مطلب ہے اُن اعمال کے اندر جو نیتیں اور حال چھپے ہوئے ہیں اللہ اُن کو دیکھتا ہے اور ساتھ ہی ثمر بھی۔

تقویٰ۔۔ بہترین زادِ سفر

جب باری تعالیٰ ہمارے اعمال ایسے ہو جائیں کہ تو دیکھے تو خوش ہو جائے اور تو قبول کرلے تو کیا کریں؟ فرمایا:

وَتَزَوَّدُوْا. (البقرہ، ۲:۱۹۷)

اگر چاہتے ہو کہ تمہارے اعمال حسین بن جائیں، خوبصورت بن جائیں اور میں دیکھوں اور خوش ہوں تمہارے اعمال کو دیکھ کر تو تَزَوَّدُوْا تیاری کرلو، سامان اٹھالو۔ کیا سامان اٹھالیں؟ فرمایا:

فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى. (البقرہ، ۲:۱۹۷)

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تقویٰ کا سامان کندھوں پر رکھ لو، پرہیزگاری کا سامان کندھوں پر رکھ لو، ایسے طرزِ عمل چھوڑ دو جو مجھے پسند نہیں ہیں، ایسے رویے چھوڑ دو جن سے میں ناراض ہوتا ہوں، ایسے اندازِ زندگی چھوڑ دو جو میری ناراضگی کا باعث بنتے ہیں، اگر ہر قسم کے رویے بدل کر میری رضامندی والے رویے اپنا لو یہ بہترین زادِ سفر ہے مزید فرمایا:

وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ. (البقرہ، ۲:۱۹۷)

اور مجھ سے میرا تقویٰ اختیار کرو اے عقل والو۔

یا اولی الالباب کہہ کے بتایا کہ عقل کی بات ہے اگر عقل ہوگی تو سمجھ آ جائے گی تو دیکھو حج کو بھی تقویٰ میں محصور کر دیا اور ظاہری باطنی احوال اور اعمال کے بدلنے میں محصور کر دیا۔ سارے ارکان دین اُن کی روح اخلاق کا سنورنا ہے، زندگی کے رویوں کا سنورنا ہے، حسنِ خلق پیدا کرنا ہے۔

مقصد بعثت محمدی ﷺ

آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد قرآن نے بتایا:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ. (الجمعہ: ۲)

وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک (باعظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا۔

آقا ﷺ کی بعثت کا ذکر چار جگہ فرمایا اور ان کے فرائض بھی بتائے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ. (الجمعہ، ۶۲:۲)

وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں بعثت کے تین فرائض بیان کئے ہیں۔

i۔ تلاوت آیات ii۔ تزکیہ iii۔ تعلیم

تاکہ تمہارے اخلاق سنور جائیں۔ اور پھر اُس کے بعد فرمایا: اور کتاب وسنت کی تعلیم دیتے ہیں اور حکمت دیتے ہیں۔ مگر تعلیم قرآن سے بھی پہلے اخلاق کا، من کا، عادات کا، خصائل کا، طبیعت کا سنور جانا فرمایا وہ تمہاری طبیعتوں کو سنوارتے ہیں، اندر سے تمہاری غلیظ خصلتوں کو طبیعت سے نکالتے ہیں اور پاکیزہ کر کے مالائے اعلیٰ کی طرح روشن کرتے ہیں۔

آقا ﷺ نے اپنی بعثت کے لئے ارشاد فرمایا:

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق. (موطا امام مالک)

یعنی فرمایا میں تو مبعوث ہی اس لیے ہوا ہوں جو نبی بنا کر انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہوں میری بعثت کا مقصد ہی یہ ہے کہ میں تمہارے اخلاق سنوار دوں۔

پورا دین اخلاق سنوارنے کا نام ہے۔ حسن خلق جس کو نصیب ہو گیا اُس نے پورے دین کی روح کو پا لیا سورۃ طٰہٰ، آیت نمبر۷۴ سے ۷۶، ۳ آیتوں کا مضمون بڑا قابل توجہ ہے، ارشاد فرمایا:

اِنَّـهٗ مَـنْ يَّـاْتِ رَبَّـهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَـمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ وَمَـنْ يَّـاْتِـهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓـئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰـرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ (طه، ۲۰: ۷۴۔۷۶)

بے شک جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا تو بے شک اس کے لیے جہنم ہے، (اور وہ ایسا عذاب ہے کہ) نہ وہ اس میں مر سکے گا اور نہ ہی زندہ رہے گا۝ اور جو شخص اس کے حضور مومن بن کر آئے گا (مزید یہ کہ) اس نے نیک عمل کیے ہوں گے تو ان ہی لوگوں کے لیے بلند درجات ہیں۝ (وہ) سدا بہار باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اور یہ اس شخص کا صلہ ہے جو (کفر و معصیت کی آلودگی سے) پاک ہو گیا۝

> **جس کے اخلاق، خصلتیں اور طبیعت بدل جائے گی اور وہ فرش پر رہ کر عرشی طبیعت کا بن جائے گا فرمایا: اُس کے لیے سارے مقاماتِ جنت ہیں۔**

اس آیت میں فرمایا ’’بے شک جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم بن کر آئے گا‘‘ اب یہاں مجرم کی وضاحت نہیں کی۔ مجرم مجرم ہے جو اللہ کا نافرمان ہوا وہ مجرم ہو گیا، مزید وضاحت نہیں فرمائی، جو شخص مجرم ہو کر اللہ کے حضور پیش ہو گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے نہ زندہ رہے گا نہ مرے گا ہمیشہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

اب اس کے جواب میں آگے فرمایا:

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا. (طه، ۲۰: ۷۵)

مومن کا شیوہ۔۔۔حسن خلق

اللہ تعالیٰ نے مومن کے بارے میں فرمایا:

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ. (طه: ۷۵)

اور جو مومن بن کر آنا چاہتا ہے وہ اپنا طرزِ عمل سنوار لے۔

جو چاہتا ہے کہ میں بطور مومن اللہ کے حضور پیش ہوں وہ اپنی زندگی سنوار لے، وہ اپنی سیرت سنوار لے، وہ اپنے اخلاق سنوار لے، اپنے احوال سنوار لے، گویا ایمان کو عمل صالح اور سیرت کے ساتھ جوڑ دیا فرمایا: وہ کیسا ایمان ہے جس میں تمہاری سیرت کی خوشبو ہی نہ ہو، تمہارے طرزِ عمل ہی ایمان والے نہ ہوں، تمہارا شیوۂ زندگی ہی اُس سے ایمان کی خوشبو نہ آئے، تو کیسا مومن بنا؟ وہ تو مجرم ہے۔ فرمایا:

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ. (طه: ۷۵)

تو مومن کو نیک سیرت اور نیک اخلاق کے ساتھ جوڑا۔ اور اُس کو فرمایا:

فَاُولٰٓـئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ (طه: ۷۵)

اُس کے لیے اعلیٰ درجے جنت کے ہیں۔

اور پھر پوچھا باری تعالیٰ! کوئی راز ایک اور بتا دے ایسا مومن اور عمل صالح اور جنت کے اعلیٰ درجات کوئی گُر، کوئی راز بھی بتا دے کہ کیسے پہنچیں؟ فرمایا:

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ (طه: ۷۶)

اور یہ اس شخص کا صلہ ہے جو (کفر و معصیت کی آلودگی سے) پاک ہو گیا۝

تزکیہ نفس کی جزاء

یہ جزا اُس شخص کو ملے گی جو تزکیہ کرے گا اپنے من کو میل کچیل سے صاف کرے گا، پلید خصلتوں سے پاک کرے گا، اپنے اندر سے تکبر کو نکالے گا، حرص اور ہوس کو نکالے گا، غیبت اور چغلی کو نکالے گا، منہ مروڑ کر ملنے کی عادت کو نکالے گا، بخیلی کو نکالے گا، کنجوسی کو نکالے گا، کنجوسی نکال کر اپنے اندر سخاوت داخل کرے گا، چہرے کی سختی نکال کر چہرے پر ملاحت نرمی مسکراہٹ داخل کرے گا۔ جبر اور ظلم اور سختی نکال کر نرمی اور ملاطفت داخل کرے گا، تکبر نکال کر تواضع انکساری داخل کرے گا۔ پلید خواہشیں نکال کر ملائے اعلیٰ کی پاکیزگی داخل کرے گا۔ جس کے اخلاق، خصلتیں اور طبیعت بدل جائے گی اور وہ فرش پر رہ کر عرشی طبیعت کا بن جائے گا فرمایا: اُس کے لیے سارے مقاماتِ جنت ہیں۔

کیونکہ جنت عرش پر ہے، آسمانی کائنات میں ہے اور عرشی مقام پر عرشی طبیعت والے ہی جاتے ہیں لہذا اپنی طبیعتوں کو کچھ نا کچھ عرشی بنائیں گے تو عرشی گھروں میں جا کے آباد ہوں گے۔ فرمایا: جو تزکیہ کرے گا اُس کے لیے مقامات ہیں۔

الغرض دین کی روح کیا ہے؟ وہ حسن خلق ہے۔ اگر ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں تو پھر کسی عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ ایک انقلاب ہے جس کی اپنی زندگیوں میں بپا کرنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے حال پہ کرم فرمائے۔ ہمیں اس پورے مضمون کو سمجھ کر اپنی زندگی میں جاری اور ساری کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

☆☆☆☆☆

قارئین کے نام!

معزز قارئین السلام علیکم! امید ہے آپ خیریت سے ہوں گی۔ آپ بخوبی جانتی ہیں کہ مجلّہ دختران اسلام عصر حاضر میں خواتین میں فہم دین و بیداری شعور کے لیے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ اسی مقصد کے تحت مجلّہ کے معیار کو بہتر سے بہترین بنانے کے لیے آپ کا تعاون ہمارے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس سلسلہ میں مجلّہ دختران اسلام کے آئندہ شمارہ نہایت اہمیت کا حامل ہے جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سالگرہ کی مناسبت سے ماہ فروری میں قائد ڈے نمبر شائع کیا جائے گا اس شمارے میں آپ کے مبارکباد کے پیغامات واشتہارات ہمارے لئے نہایت اہم ہیں۔ اس سلسلہ میں چند گزارشات درج ذیل ہیں:

ا۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی جو تنظیمات قائد ڈے نمبر کے لیے اشتہارات کی بکنگ کروانا چاہیں وہ مورخہ 10 دسمبر 2017ء تک دختران اسلام آفس میں رابطہ کرسکتی ہیں۔ ۲۔ اگر کوئی بہن انفرادی طور پر قائد ڈے نمبر میں مبارکباد دینا چاہے تو وہ اپنے نام و پیغام کے ساتھ اشتہار کی بکنگ کرواسکتی ہیں۔ ۳۔ جو افراد قائد ڈے نمبر کے لئے اجتماعی سطح پر اشتہارات کی بکنگ کے خواہاں ہوں وہ مورخہ 10 دسمبر 2017ء تک دختران اسلام آفس میں رابطہ کریں۔

۴۔ جو بہنیں قائد ڈے کی مناسبت سے مضامین لکھنے کی خواہشمند ہوں وہ اپنا مضمون بھی ماہ دسمبر 15 تاریخ سے قبل مضامین دختران اسلام آفس کے پتہ پر ارسال کردیں۔

علاوہ ازیں دختران اسلام میں کچھ نئے سلسلے بھی شروع کئے جارہے ہیں جن پر آپ کی آراء ہمارے لیے نہایت اہمیت کی حامل ہیں۔ لہذا آپ ہر ماہ مجلّہ کی بہتری کے لئے بذریعہ خط، ای میل اپنی تجاویز و آراء ہم تک پہنچاسکتی ہیں جو ان شاء اللہ ہر ماہ مجلّہ میں شائع کی جائیں گی۔ شکریہ والسلام

ام حبیبہ۔ ایڈیٹر ماہنامہ دختران اسلام

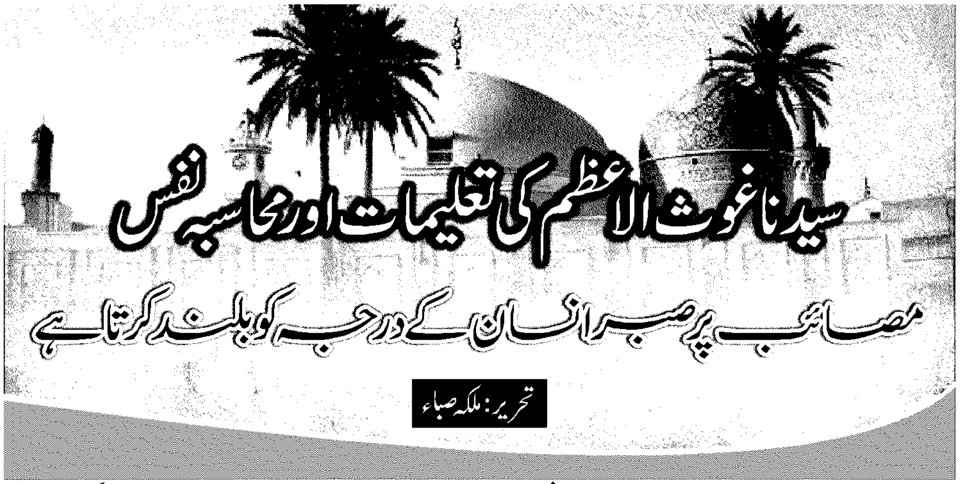

خالق کائنات اللہ رب العزت نے جن وانس کی رشد و ہدایت کے لیے مختلف وقتوں اور مختلف خطوں میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین کو مبعوث فرمایا۔ ہر نبی و رسول اللہ تعالیٰ کی علیحدہ علیحدہ صفتوں کے مظہر بن کر آئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کل صفات ہی نہیں بلکہ ذات کا مظہر بنا کر اپنے محبوب نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کو دنیا میں بھیجا تو مظہر ذات کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی۔ باب نبوت ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔ بعد ازاں رشد و ہدایت اور احیاء دین و ملت کے لیے اولیاء اللہ کو منتخب کیا گیا جن میں حضور غوث الاعظم وہ ہستی ہیں جو نہ صرف عوام الناس بلکہ اولیاء اللہ کی اصلاح و تربیت کے لیے مبعوث کیے گئے۔ آپ وعظ ونصیحت کے ذریعے دین اسلام کی خدمت میں مصروف عمل رہتے آپ کی تعلیمات مردہ دلوں پر اس قدر اثر کرتیں کہ وہ راہ حق کے متلاشی بن جاتے۔

ڈاکٹر ظہور احمد اپنی تصنیف ''سیدنا غوث الاعظم کا معیار تعلیم اور عصری تقاضے'' میں یوں رقمطراز ہیں:

شیخ الاسلام عزیزالدین بن عبدالسلام المصری الشافعی اور اس عہد کے عالم جلیل ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ ''شیخ کی کرامات حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ ان کی سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب کی توجہ اور زبان کی تاثیر سے لاکھوں انسانوں کو نئی زندگی بخشی۔ آپ کا وجود اسلام کے لئے باد بہاری تھا۔ جس نے دلوں کے قبرستان میں نئی جان ڈال دی اور عالم انسانیت میں روحانیت کی ایک نئی لہر پیدا کردی۔ کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی جس میں یہودی اور عیسائی اسلام قبول نہ کرتے ہوں خونی، جرائم پیشہ توبہ سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور فاسد الاعتقاد اپنے غلط عقائد سے توبہ نہ کرتے ہوں''۔ (ص:۸۲)

آج کے اس پرفتن دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ کو بالعموم اور نوجوانوں کو بالخصوص حضرت سیدنا غوث الاعظم کی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے تاکہ مردہ دلوں کی آبیاری کی جائے اور آپ کی تعلیمات کے ذریعے اپنا محاسبہ نفس بھی کیا جائے کہ آیا جو تعلیمات ہمیں اولیاء اللہ سے ملتی ہیں ہم اس پر کس درجہ عمل پیرا ہورہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو روز محشر آقا علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔

> **انسان اللہ پر توکل کر کے زندگی بسر کرتا ہے تو رب العزت اسے مال و دولت سے بھی نوازتا ہے جس کے باعث وہ مخلوق خدا کی خدمت کرتا ہے اور مخلوق میں صاحب عزت و توقیر ہوجاتا ہے۔**

پیروی نفس کی ممانعت:

علامہ ظہور احمد جلالی اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''فتوح الغیب'' میں یوں رقمطراز ہیں:

آج کے اس پرفتن دور میں ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ کو بالعموم اور نوجوانوں کو بالخصوص حضرت سیدنا غوث الاعظم کی تعلیمات سے روشناس کرایا جائے تا کہ مردہ دلوں کی آبیاری کی جائے

حضور غوث الاعظم نے فرمایا کہ خود کو نفس کی خواہش اور پیروی سے نکال کر یکسو ہو جاؤ اور اس کے پیچھے نہ چلو اور اپنے وجود کی مملکت سے بیگانہ ہو جاؤ اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دربان بن کر اپنے دل کے دروازے پر بیٹھ جاؤ۔ (ص۸۹)

وہ مزید یوں رقمطراز ہیں:

حقیقت بندگی اسی صورت میں حاصل ہوگی کہ نفس کی مخالفت کو شعار بنالو اس طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی اور بندگی ثابت ہوگی تمہیں صاف و خوشگوار اور پاکیزہ حصے ملیں گے تم معزز و مکرم ہو جاؤ گے۔ تمام چیزیں تمہاری غلامی واطاعت کریں گی۔ (علامہ ظہور احمد جلالی، فتوح الغیب، مطبوعہ صفہ اکیڈمی، ص۱۳۴)

قارئین کرام! نفس کیا ہے؟ نفس تمام برائیوں کی جڑ ہے وہ انسانوں کو ان کاموں پر اکساتا ہے جو اللہ رب العزت کی ناراضگی کا باعث ہوں۔ اولیاء اللہ اپنے نفس پر غلبہ حاصل کر کے ہی اللہ کے مقرب بندوں میں شامل ہوئے ہیں جبکہ ہم اپنا مواخذہ/ محاسبہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہم ہر وہ کام کرتے ہیں جو اللہ رب العزت کی نافرمانی اور نفس کی خوشی کا باعث بنے جیسے کہ کسی کو ہم تعلیم، ملازمت اور رتبے میں اپنے سے برتر دیکھتے ہیں یا تو اس سے حسد کرنے لگتے ہیں یا پھر ان مراتب پر پہنچنے کے لیے رشوت، چوری، ڈاکہ، کرپشن الغرض ہر گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں کیونکہ انسان کا نفس بنیادی طور پر دوسروں سے بلند و برتر رہنا چاہتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انسان اپنے قول وعمل سے یہ اظہار بھی کرتا ہے کہ اللہ نے ساری مہربانیاں دوسرے شخص پر ہی کیوں کی ہیں کیا ہم اس قابل نہیں کہ اللہ رب العزت ہمیں بھی ان نعمتوں سے نوازتا۔ یہ تصورات و خیالات اس کے ایمان کو متزلزل کر دیتے ہیں اور اس کے ساتھ تعلق کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اسی سوچ کی وجہ سے ابلیس بھی ملعون و مردود قرار پایا تھا ایسا کردار و مزاج رکھنا درحقیقت ابلیس کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ جس کا انجام نامرادی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے ایسے لوگ نہ دنیا میں پرسکون زندگی بسر کر سکتے ہیں اور نہ ہی آخرت میں کسی درجے پر فائز ہو سکتے ہیں۔

اس کے برعکس انسان اللہ پر توکل کر کے زندگی بسر کرتا ہے تو رب العزت اسے مال و دولت سے بھی نوازتا ہے جس کے باعث وہ مخلوق خدا کی خدمت کرتا ہے اور مخلوق میں صاحب عزت و توقیر ہو جاتا ہے۔ یہی ولی اللہ کا بتایا ہوا راستہ ہے جو کامیابی و کامرانی کی طرف گامزن کرتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمیں کس راہ کی طرف گامزن ہونا ہے۔ وہ جو اولیاء اللہ کا بتایا ہوا ہے جو تباہی و بربادی کا۔

حسن خلق کی تعلیم:

محمد بن یحییٰ اپنی تصیف ''غوث جیلانی'' میں یوں رقمطراز ہیں:

آپؒ نے فرمایا کہ حسن خلق یہ ہے کہ تم پر جفائے خلق کا اثر نہ ہو خصوصاً جبکہ تم حق سے خبردار ہو گئے اور عیوب پر نظر کر کے نفس کو اور جو کچھ کہ نفس سے سرزد ہو ذلیل جانو۔ (ص۲۲۲)

حسن خلق کیا ہے؟ یہ وہ عمل ہے جو اللہ رب العزت کی خوشنودی کا باعث ہے جو میزان میں سب سے زیادہ بھاری ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ مومنین میں سے کامل ترین ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (ابن حبان، ج۲، ص۲۲۷، حدیث ۴۷۹)

کامل ترین ایمان حسن خلق کو اس لیے کہا گیا ہے کہ انسان لوگوں کی بری باتوں کو سن کر، غلط رویوں کو برداشت کر کے،

> جب ہم پر کوئی مصیبت یا پریشانی آتی ہے تو اس کو رب کی رضا سمجھ کر صبر کرنے کی بجائے ہم شکوہ و شکایت شروع کر دیتے ہیں

اپنی نفی کر کے احسن سلوک روا رکھتا ہے تو اس کی وجہ سے معاشرہ و خاندان افراط وتفریط کا شکار نہیں ہوتے بلکہ ہر طرف پیار و محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔

جبکہ ہم اپنے اوپر صرف نظر کرتے ہیں تو معاملہ اس کے برعکس نظر آتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص ہمیں بتاتا ہے کہ کسی نے آپ کو برا بھلا کہا ہے یا کوئی آپ کی عیب جوئی کا مرتکب ہوا ہے تو ہم اس کی تصدیق کیے بغیر اس سے بدلا لینے کے لئے وقت کا انتظار کرتے ہیں تا کہ اس کو بھی ذلیل کر سکیں جبکہ اسلام میں بات کی تحقیق کر کے بھی برے انسان سے نہیں برائی سے نفرت کرنے کو کہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا غوث الاعظم بیان فرماتے ہیں عیوب پر نظر کر کے نفس کو اور جو کچھ نفس سے سرزد ہو برا جانو۔

یعنی کوئی شخص اپنی غلطی کا اعتراف کر کے توبہ تائب کر لے تو آپ بھی اس کو معاف کر کے اس کے ساتھ مخلص ہو جائیں کیونکہ اسلام قطع تعلق کو ناپسند اور صلح رحمی کو پسند فرماتا ہے۔ یہی دین کی اساس ہے ایسے ہی لوگ اللہ کی رضا کے طالب بن جاتے ہیں۔

قدرت خدا پر پختہ یقین:

علامہ ظہور احمد جلالی اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''فتح الغیب'' میں یوں رقمطراز ہیں:

بندہ کو افعال کا خالق مان کر اس کے پرستار نہ بن جاؤ اور خدا کو بھول نہ جاؤ یہ بھی نہ کہو کہ یہ محض ان کا فعل ہے قدرت خداوندی کا فعل نہیں۔ (ظہور احمد سیدنا غوث الاعظم کا معیار تعلیم اور عصری تقاضے، صفحہ ۱۴۱)

اللہ رب العزت جو خالق کائنات ہے تمام امور اسی کے ذمے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم اس پر یقین رکھتے ہیں مگر جب ہمیں دنیاوی امور میں کوئی مسئلہ درپیش آتا ہے مثلاً نوکری کی ضرورت ہو یا کہیں داخلہ لینا ہو الغرض کسی بھی قسم کی بندوں سے سفارش کی ضرورت پیش آئے تو ہم خدا کو بھول کر دنیاوی معبودوں کے پیچھے چلنے لگتے ہیں۔ ہم ضعیف الاعتقادی کی بناء پر یہ بھی بھول جاتے ہیں کہ وہ رازقِ مطلق ہے اس نے ہمارے نصیب میں جو لکھا ہے جتنا لکھا ہے وہ مل کر رہے گا۔ اب یہ ہمارے اوپر ہے کہ ہم اس کے لیے کونسا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے اوپر جب کوئی مصائب و آلام آتے ہیں ہم خدا کو بھول کر بندوں سے اپنے تعلق کو جوڑ لیتے ہیں ہم رشوت دیتے ہیں، چاپلوسی کرتے ہیں الغرض ہر طریقے سے دنیاوی معبودوں کو منانے کی کوشش کرتے ہیں مگر خدا کے آگے سجدہ ریز ہو کر اس کو منانے کی کوشش نہیں کرتے۔ یہی ہماری خرابی اور اللہ رب العزت کی ناراضگی کا باعث ہے۔

صبر و استقامت کا درس:

محمد بن یحیٰ تاذفی اپنی تصنیف ''غوث جیلانی'' میں یوں رقمطراز ہیں:

''جب بھوک مجھ پر بہت زیادہ گزرنے لگتی تو میں زمین پر لیٹ جاتا اور یہ آیہ کریمہ فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا پڑھتا یعنی بے شک ہر ایک سختی کے بعد آسانی ہے بے شک ہر ایک سختی کے بعد آسانی ہے پھر میں سر اٹھاتا تو میری ساری تکلیفیں دور ہو جاتیں''۔ (تاذفی، علامہ محمد بن یحیٰ تاذفی غوث جیلانی، مطبوعۃ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور، ص ۴۴)

انسان تکلیف پر صبر نہ کرتے ہوئے شکوہ و شکایت پر اتر آتا ہے۔ اس بارے میں ''فتوح الغیب'' میں یوں رقمطراز ہیں:

حضرت سیدنا غوث الاعظم بیان فرماتے ہیں کہ تمہیں کوئی بھی گزند اور تکلیف پہنچے تو کسی دوست اور دشمن سے شکایت نہ کرو اور تمہارے پروردگار نے جو کہا ہے اور جو بلا اتاری ہے اس میں اسے مبہم نہ کر بلکہ خیر و شر کا اظہار کرو کیونکہ تمہارے گمان کے مطابق بغیر نعمت کے شکر کرنے کا جھوٹ تمہارے سچ اور حال کی شکایت کرنے سے بہتر ہے کوئی شخص بھی، کوئی لمحہ بھی نعمت

کامل ترین ایمان حسن خلق کو اس لیے کہا گیا ہے کہ انسان لوگوں کی بری باتوں کو سن کر، غلط رویوں کو برداشت کرکے، اپنی نفی کرکے احسن سلوک روا رکھتا ہے تو اس کی وجہ سے معاشرہ و خاندان افراط وتفریط کا شکار نہیں ہوتے بلکہ ہر طرف پیارو محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔

خداوندی سے خالی نہیں۔ ارشاد خداوندی ہے: اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو تو شمار نہیں کرسکو گے کتنی نعمتیں ایسی ہیں جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ (ص ۲۱۷۔ ۲۱۶)

جب ہم پر کوئی مصیبت یا پریشانی آتی ہے تو اس کو رب کی رضا سمجھ کر صبر کرنے کی بجائے ہم شکوہ و شکایت شروع کردیتے ہیں کہ ساری تکلیفیں ہمارے لیے ہی رہ گئی ہیں (کیا ہم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ یہ کفریہ جملہ ہے) یا پھر یہ کہتے ہیں کہ پتہ نہیں ہم سے کون سی غلطی ہوگئی ہے کہ اللہ کی طرف سے یہ پریشانی اور تکلیف آئی ہے لیکن ہم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ اللہ رب العزت جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے تکلیف میں مبتلا کردیتا ہے تاکہ بندہ توبہ تائب کرے اور وہ اسے معاف کردے انسان کو ایک کانٹا بھی لگتا ہے تو اس پر صبر کرنے سے اللہ رب العزت اسے گناہوں کا کفارہ بنادیتا ہے اور جب کسی سے حد درجہ ناراض ہوتا ہے تو اس کو کھلی چھٹی دے دیتا ہے جبکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ دیکھو وہ کس طرح گناہ کرکے دندناتا پھرتا ہے اور اس کی گرفت نہیں ہوتی حالانکہ اللہ رب العزت نے انبیاء کرام جو نہایت معصوم تھے اور خطاؤں سے مبراء تھے کو کس کس طرح آزمایا؟

جیسے حضرت ایوب علیہ السلام برس ہا برس تکلیف میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی رب کی حمد و ثناء میں ہمہ وقت مصروف رہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کتنے برس تک مچھلی کے پیٹ میں ذکرو اذکار کرتے رہے۔ خود ہمارے آقا علیہ السلام جو کہ محبوب رب للعالمین ہیں کس قدر مصائب میں گرفتار رہے۔ حالانکہ یہ لوگ جان و مال کے ساتھ ساتھ اپنے جسم کی بھی خیرات کرچکے تھے۔ پھر ان پر مصائب و آلام کیوں آئے اس لیے کہ رب العزت انہیں صبر کی منزل طے کرا کے درجات میں بلندی عطا کرتا ہے حالانکہ ہم تو اپنے اعمال کے باعث مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں پھر بھی وہ رب العالمین جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے مصائب پر صبر سے ہمارے نہ صرف گناہ معاف کرتا ہے بلکہ درجات بھی بلند کرتا ہے۔

ان تمام تعلیمات پر عمل ہم اس وقت کرسکتے ہیں کہ جب ہم بھی اللہ کے ان پیاروں کے ساتھ جڑ جائیں جن کا تعلق ہمہ وقت رب سے جڑا ہوا ہو اور وہ آپ کو رب کی بارگاہ کے ساتھ جوڑ دیں اسی کی ایک لڑی منہاج القرآن بھی ہے جن کے بانی و سرپرست اعلیٰ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہم کو اہل اللہ کی باتیں بتاتے اور تربیت کرتے ہیں تاکہ ہمارا رب تعالیٰ کے ساتھ ٹوٹا ہوا تعلق جڑ جائے۔

☆☆☆☆☆

﴿سنہری بات﴾

شیخ ابو حفصؒ کا قول ہے جو یہ چاہتا ہے کہ اس کا دل تواضع کرے وہ نیک بندوں کی صحبت اختیار کرے اور ان کی عزت کرے اسی طرح ان کی بے حد تواضع کی وجہ سے وہ ان کی اتباع کرے اور تکبر نہیں کرے۔

(اسلامی تربیتی نصاب، ص899، ج 2)

کرپشن اور پاکستان ایک ساتھ نہیں چل سکتے

کرپشن کے خلاف حالیہ قانونی چارہ جوئی، پاکستان تاریخ کے اہم موڑ پر

اینٹی کرپشن ڈے پر خصوصی تحریر: زاہدہ اظہر زیدی

سرزمینِ حجاز پر مدینۃ النبی ﷺ کی گلیوں میں عمیق خامشی چھائی ہوئی ہے۔ خلیفۃ المسلمین عوام کے حقوق کے امین ان الحق علی لسان عمر و قلبہ کی شان کے حامل عادلِ اکبر فاروقِ اعظمؓ خراماں خراماں گشت فرما رہے ہیں مبادا کہیں کوئی حاجت مند مدد کا طلب گار نہ ہو، کہیں کوئی مستحق اپنے حق سے محروم نہ ہو۔ آپ اپنے معمول کے مطابق مشاہدہ فرما رہے ہیں کوئی شہری کسی ابتلاء کا شکار تو نہیں، کوئی ذمی کسی ظلم کا شکار تو نہیں۔ ایسے میں سیدنا عمر فاروقؓ کو کسی خاتون کے رونے کی آواز نے چونکا دیا آپ نہایت سرعت سے اس گلی کی طرف دوڑے جہاں سے آواز آ رہی تھی ناگاہ دیکھا کہ ایک خاتون بوتل پکڑے زمین کو گھورتے ہوئے مسلسل اشک فشاں ہے۔ آپ فوراً گویا ہوئے۔ معزز خاتون، کیا ہوا؟ کوئی مشکل آن پڑی؟ کوئی مسئلہ ہوگیا ہے تو مجھے بتلایئے! خاتون نے ہمت کر کے عرض کیا: گھر میں چراغ جلانے کیلئے تیل لیکر جا رہی تھی کہ اچانک پاؤں پھسلنے سے سارا تیل گر گیا تو زمین نے میرا تیل جذب کر لیا ہے۔ اب روتی ہوں کہ گھر خالی ہاتھ جاؤں گی تو اجالا کیسے ہوگا، اور پیسے بھی نہیں کہ دوبارہ تیل خرید لوں۔ یہ سننے کی دیر تھی کہ سیدنا فاروق اعظمؓ کا جلالِ فاروقیؓ جوش مارنے لگا آپ نے اپنا قدم مبارک زور سے زمین پر مارا اور فرمایا: اے زمین! کیا عمر نے تجھ پر عدل کرنا چھوڑ دیا ہے؟ کیا عمر تجھے تیرا حق نہیں دیتا جو تو نے دوسروں کا حق مارنا شروع کر دیا ہے؟ اس بارعب فرمان کا جاری ہونا تھا کہ زمین لرزی اور اس نے سارا تیل اگل دیا۔ آپ نے فرمایا: اے معزز خاتون، لیجیے اپنا تیل ڈال لیجیے۔ خاتون نے ایسے تیل اٹھا لیا جیسے ایک برتن سے دوسرے برتن میں انڈیلا جاتا ہے۔ آپ نے لب مبارک وا کیے۔ فرمایا: بہن، آئندہ بھی کوئی مشکل آن پڑے تو عمر حاضر ہے۔ سبحان اللہ!

> **قانونیت و لاقانونیت کی ٹکر تو ازل سے اس صفحہ ہستی پر موجود انسانوں میں جاری رہی ہے مگر عصر حاضر میں عالمی سطح پر سماجی اور سیاسی کرپٹ عناصر سے نپٹنے اور انھیں قرار واقعی سزا دلوانے کا عوامی شعور بھی بلاشک وشبہ محسنِ انسانیت ﷺ کے دیے ہوئے اسلامی معاشرے کا قانون ہے**

تاریخ عدلِ فاروقیؓ اور ہیبت وجلالِ عمرؓ کی ایسی بیشمار مثالوں سے بھری پڑی ہے کیونکہ جب بندۂ مومن حکمرانی کے ایسے انداز اپناتا ہے کہ انسان تو انسان بہائم چرند و پرند شجر و حجر خشک و تر سب کو انکے حقوق عطا ہوتے ہوں تو سب مخلوقات بھی پھر اس کے حکم کی پابند ہو جاتی ہیں۔ حکم عدولی کی مجال نہیں رہتی سب اطاعت کی پیکر ہو جاتی ہیں۔

ے سمٹ کر پہاڑ انکی ہیبت سے رائی

قارئین! آجکل پوری دنیا میں انسانی حقوق کی پاسداری کے لیے جدو جہد کرنے والے چھوٹے بڑے تمام ادارے اینٹی کرپشن ڈے کو منانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ہر سال کی طرح امسال بھی اقوام متحدہ کے ذیلی ادارہ برائے منشیات اور جرائم کے تحت مختلف میٹنگز، کانفرنسز کے اعلامیے اور مذمتی قرار دادیں پاس کروانے کی کاوشیں ہورہی ہیں۔ 9 دسمبر کو پورے عالم میں موجود کارکن انسانی حقوق کو ضبط کرنے والی ان کالی بھیڑوں کے خلاف احتجاج کرتے ہیں جو معاشرے کی بنیادوں میں گھس کر انہیں کھوکھلا کرنے کی ناپاک کوشش کرتی ہیں۔ اسکے لیے وہ طرح طرح کے انداز اپناتے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے میں حد سے گذر جانے والے غیر مہذب افراد کی حوصلہ شکنی کے لیے وہ سکوت، چہل قدمی، پیغام رسانی غرض تمام آڈیو، ویڈیو مواد کے ذریعے بھرپور طریقے سے اپنا احتجاج ریکارڈ کرواتے ہیں۔

ان تمام احتجاجی سرگرمیوں کا ماحصل یہ ہوا ہے کہ پچھلے چند سالوں سے کسی بھی معاشرے کے مقہور و مظلوم طبقات کو اپنے حق کے لیے آواز بلند کرنے کی نہ صرف جرات نصیب ہوئی ہے بلکہ وہ فخر سے ایسی سرگرمیوں کا حصہ بنتے ہیں جو انکے مقصد کو پانے کا وسیلہ بن سکتی ہیں۔ اب ہر طرف مواخذے کی ایسی تحریک چل پڑی ہے جس نے عام آدمی کو بھی اس قابل کر دیا ہے کہ وہ منفی کاروائیاں کرنے والے عوام وخواص سب کا گریبان پکڑ سکے، یقیناً یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔

قانونیت ولا قانونیت کی ٹکر تو ازل سے اس صفحہ ہستی پر موجود انسانوں میں جاری رہی ہے مگر عصر حاضر میں عالمی سطح پر سماجی اور سیاسی کرپٹ عناصر سے نپٹنے اور انھیں قرار واقعی سزا دلوانے کا عوامی شعور بھی بلا شک وشبہ محسنِ انسانیت ﷺ کے دیے ہوئے اسلامی معاشرے کا قانون ہے۔

ہر معاشرے میں کرپٹ افراد قومی مفاد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ذاتی مفاد کی خاطر انفرادی اور اجتماعی ہوا و ہوس کی تسکین کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ خصوصی طور پر اقتدار کے اعلیٰ عہدوں پر براجمان افراد بظاہر جمہوریت کا لبادے اوڑھے ہوتے ہیں اور بڑی مہارت و مکاری سے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ان کے بنیادی حقوق تک ضبط کر لیتے ہیں۔ باطن کا بوجھ ایسے لوگوں سے ایسی ایسی بھونڈی حرکات کرواتا ہے جو آخری حد تک غیر انسانی ہوتی ہیں۔ رشوت، چوری، ڈاکہ زنی، غبن، کالا دھن، اسمگلنگ حتی کہ ذاتی مفاد کے لیے انسانی قتل جیسا مکروہ فعل بھی کر گزرتے ہیں۔ یوں جرایم کی ایک طویل فہرست اپنے کھاتے میں لکھواتے چلے جاتے ہیں۔ ان منفی کاموں کے لیے وہ دور جدید کی تمام مشنریز اور تکنیکوں کو اس طریقے سے بروئے کار لاتے ہیں کہ پکڑے جانے کا کوئی امکان تک نہیں رہتا۔ مگر قدرت خود ایسے اسباب ضرور پیدا کرتی ہے کہ ظالموں اور جابروں تک عوام اور قانون کی رسائی ہو سکے۔ لکل سوء حد کرپشن کے ماسٹرز اپنے کالے کرتوتوں کو چھپانے کے لیے اپنے مکر وفریب کے ذریعے ایسا مضبوط نیٹ ورک قائم کر لیتے ہیں کہ جس تک پہنچنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہوتا لیکن ڈھونڈنے والے بھی غضب کا حوصلہ رکھتے ہیں وہ بھی بڑی تندہی کے ساتھ ایسی مہارت استعمال کرتے ہیں کہ خود اپنے ہی جال میں صیاد آ جائے۔

کوئی شے چھپ نہیں سکتی کہ یہ عالم ہے نورانی

جب بندۂ مومن حکمرانی کے ایسے انداز اپناتا ہے کہ انسان تو انسان بہائم چرند وپرند شجر وحجر خشک وتر سب کو انکے حقوق عطا ہوتے ہوں تو سب مخلوقات بھی پھر اس کے حکم کی پابند ہو جاتی ہیں۔

یورپ سے لیکر تیسری دنیا کے ممالک تک شاید ہی کوئی قوم ملک یا جزیرہ کرپشن کی لعنت سے بچا ہو، بہر حال ہر جگہ اس کی روک تھام کے لیے عملی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ کئی ملکوں میں تو عوام نے خود ہی کرپشن کے بڑے لٹیروں کی اچھی خاصی دھلائی کر دی جیسے یوکرائن کے کرپٹ ایم پی اے کو عوام نے خود اٹھا کر کوڑا کرکٹ میں ڈال دیا۔

چین کا ایکٹکون مسٹر Liu Han ، 21 بڑے بڑے کرپشن کیسز میں ملوث نکلا جن میں انسانی قتل جیسا دردناک فعل بھی شامل تھا۔ چین نے اس کے لیے سزائے موت کا حکم جاری کیا۔ ایک اور ٹائیکون مادام Wu Ying کو بھی یہی سزا ملی۔ اگر بات سربراہان مملکت کی کی جائے تو بڑے بڑے مما لک کے صاحبان اقتدار پر کرپشن کے الزامات لگے۔ جن میں سے کئی ثابت بھی ہوئے اور سزا بھی ملی۔ کئی ابھی بھگت رہے ہیں۔ ان مما لک میں روس فرانس برازیل ترکی ساؤتھ کوریا اور دیگر کئی مما لک شامل ہیں۔ یہاں اگر تھوڑا سا فرق کر لیا جائے تو مدعا تک پہنچنا یقیناً آسان ہوگا۔ میرے ناقص خیال کے مطابق غیر مسلم برادری اور مما لک میں تو جزا و سزا کے انسان کے تجویز کردہ قانون ہیں جہاں ضرور سقم موجود ہیں، مگر اسلامی مما لک کی خوش قسمتی ہے کہ ان کے پاس صحیفۂ انقلاب قرآن مجید اور سنتِ نبوی ﷺ کی صورت میں مکمل قانون موجود ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ الوہی ہدایت نے انہیں مکمل ضابطہ حیات دیا ہے۔ مسلم دنیا کے خواص و عوام کو اچھی طرح معلوم ہے کہ معاشرے میں کسی بھی شخص یا ادارے کے حسن عمل یا سوئے عمل پر نہ صرف دنیاوی جزا و سزا ہے بلکہ اخروی منزلوں کا انحصار بھی انہیں اعمال پر ہے۔ لہذا انہیں ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنے کی ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے اسلامی دنیا میں بھی کرپشن بڑی کروفر کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ نتیجتاً کہیں انتظامی بدنظمی کی وجہ سے اعلیٰ منصب داروں، جاگیرداروں، جرائم پیشہ گروہوں، اور کاروباری افراد کی شرانگیزیوں سے وحشت زدہ لوگ ہیں تو کہیں نیم آمروں کے ستائے اور سہمے ہوئے لوگ اور کہیں محض نام کی جمہوریت کا لبادہ اوڑھنے والے اشرافیہ کے مظالم کا شکار مظلوم عوام بکثرت موجود ہیں۔ اگر بات کی جائے وطن عزیز پاکستان کی تو الامان والحفیظ جو ملک مدینہ ثانی کے لقب سے ملقب ہوا تھا اسے خدا جانے اغیار کی نظر لگ گئی یا اشرار کی فتنہ پروری کا شکار ہوا، پچھلی کئی دہائیوں سے اس معصوم ملک کے معصوم عوام پر نام نہاد جمہوری حکمرانوں نے اپنا تسلط جما رکھا ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق 20 سے 30 اشرافیہ کے خاندانوں نے بڑی صفائی سے اندرونی کو سسٹم کے طور پر رائج کیا ہے جو پروان چڑھ کر اب بیرونی میں بدل چکی ہے سو پڑھے لکھے مہذب عوام کئی نسلوں سے زندگی کے ہر شعبے میں اس سے نبرد آزما ہیں۔ شرفا کے ان خاندانوں میں ایک جانا پہچانا نام خاندان شریفیہ بھی ہے جو بدقسمتی سے گذشتہ 30 برس سے مملکتِ خدا داد کو مملکتِ شریفیہ بنانے کے ناپاک منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے تگ و دو کر رہا ہے۔ اس خواہش کو پانے کے لیے سب سے پہلے انہوں نے سیاست کو ذاتی کاروبار بنایا پھر ملک کے وسائل کو ہتھیایا۔ عوام کی لوٹی ہوئی دولت کو اس طرح ٹھکانے لگایا کہ دنیائے کرپشن کے نہاد لٹیرے بھی انگشت بدنداں رہ گئے۔ نتیجے کے طور پر قوم کو جہالت بے روزگاری مہنگائی، لوڈشیڈنگ، بدامنی، رشوت، سفارش، بددیانتی، بدمعاشی، بدنیتی، ظلم، فساد، غنڈہ گردی اور دہشت گردی کے تحفے عنایت ہوئے۔ اس خاندان میں دو نامی گرامی بھائی ہیں: نواز شریف اور شہباز شریف۔

سب جانتے ہیں کہ ان دونوں بھائیوں نے پچھلے کئی سالوں سے وزارت عظمیٰ اور وزارت اعلیٰ کے مزے کو برقرار رکھنے کے لیے کرپشن کی سب شکلوں کو اپنے لیے جائز اور حلال کیا۔ دونوں اپنی اپنی ذات میں تنہا ہو کر بھی پورا پورا مافیا ہیں۔

17 جون 2014 سے پہلے تک دونوں بھائیوں کے سیاہ کرتوت در پردہ جاری وساری رہتے تھے، مگر خدا کی شان 17 جون 2014 کو انہوں نے اپنی ایماء پہ منہاج القرآن ماڈل ٹاؤن پر ظلم و بربریت کی ایسی قیامت ڈھائی جس نے انکے مکروہ چہروں پر پڑی طنابوں کو کھینچ کر رکھ دیا۔ ساری دنیا نے انکی سفاقیت کو کئی گھنٹوں تک ٹی وی سکرین پر دیکھا۔ بھلا ہو پاکستانی میڈیا کا جس نے بڑی جواں مردی سے براہ راست دی۔ درد دل رکھنے والے پاکستانیوں نے ظلم وستم کے اس انوکھے واقعہ کو جس میں معصوم نہتے شہریوں، معزز خواتین اور بچوں کو سیدھی گولیوں کا نشانہ بنایا جا رہا تھا، سانحہ ماڈل ٹاؤن کا نام دیا، (یقیناً اس دن ہلاکو خان و چنگیز خان کی روحیں بھی عرق ندامت سے بھیگ گئی ہوں گی)، بس تب سے اب تک انکا ہر دن زوال کا دن ثابت ہو رہا ہے!

بڑے بھائی کو پانامہ کیس کے سلسلے میں پاکستان کی سب سے اعلیٰ عدلیہ نے کذب و بددیانتی کا سرٹیفکیٹ دیکر گھر

روانہ کر دیا ہے۔ اسطرح بڑے میاں صاحب کو وزارت عظمی سے ہاتھ دھونے پڑے، جسکی ہر طرف خوب جگ ہنسائی ہو رہی ہے۔ بڑے میاں بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ!!! میاں شہباز شریف صاحب، جو خود کو خادمِ اعلی کہلوانا پسند فرماتے تھے، مگر سانحہ ماڈل ٹاؤن کے بعد عوام الناس نے ان کی اس خواہش کا احترام کرنے کی بجائے انہیں قاتلِ اعلی کے لقب سے یاد کرنا شروع کر دیا ہے۔ ویسے تو دونوں بھائی ٹیکس چوری، غبن، دھاندلی، بلا وجہ قرض معافی، غنڈہ گردی اور رشوت خوری جیسے بیشمار کیسز میں مطلوب ہیں۔ ان کیسز سے جان چھڑانے کے لیے وہ ہر حربہ استعمال کر رہے ہیں جس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہیں، مگر ماڈل ٹاؤن سانحہ ایسا کیس ہے جس کے مدعی ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور انکے کارکنان ہیں، جن کے عزم و ہمت، جرات و بیباکی، حمیت و غیرت اور استقلال و استقامت کا زمانہ معترف ہے، ایسے مدعیان سے تو جان چھڑائے نہ چھوٹے سب سے حیرت کی بات یہ ہے کہ بار ہا دونوں بھائی بمعہ اہل وعیال نورانی پوشاک پہنے، معصوم چہرے بنائے، حرم پاک کا طواف کرتے نظر آتے ہیں۔ اقبالؒ نے یقیناً ایسے ہی بےضمیروں کے لیے کہا ہے:

؎ دیکھے ہیں ہم نے احرام میں لپٹے کئی ابلیس

پھر جب انیس الغریبین، محبّ الفقرا والغرباء، یتیموں کے ملجا و ماوی ﷺ کے حضور حاضری دیتے ہیں تو حریم ناز سے یہ آواز

ضرور انکے مردہ ضمیروں پر تازیانہ بن کر گرتی ہو گی:

؎ کعبہ پہلو میں ہے اور سودائی بت خانہ ہے کس قدر شوریدہ سر ہے شوقِ بے پرواہ تیرا

پچھلے دنوں سوشل میڈیا پر مغل پبلشنگ ہاؤس کی چھپی ہوئی فوزیہ مغل صاحبہ کی کتاب ''امیر شہر'' کے دوسرے ایڈیشن پر بہت احتجاج ہوا۔ اس کتاب کے سرورق پر جلی حروف سے لکھا ہوا ہے: 'امیرِ شہر عہد حاضر کا عمر فاروقؓ (شہباز شریف)'۔

استغفر اللہ!!! پناہ یزداں!!! ان محترمہ کی اسلامی تاریخ سے لاعلمی یا بے اعتنائی پر شدید دل کڑھا۔ چاپلوسی اور کاسہ لیسی کے اور بھی بڑے طریقے ہیں۔ ضروری نہیں کہ فصل ایمان کو ہی جلایا جائے۔ بہر حال سیدنا عمر فاروقؓ کی شان میں یہ بیباکانہ گستاخی ارباب فکر ونظر سے تقاضا کرتی ہے کہ اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن نہ چھپنے پائے۔

امید ہے کہ پوری دنیا کے تکون کی طرح کرپشن کے پہاڑ شریف برادران بھی جلد دھر لیے جائیں گے کیونکہ مواخذے کا عمل جاری ہے اور امھلھم رویدا کا پیریڈ بھی ختم ہوتا نظر آ رہا ہے۔

اس وقت کرپٹ عناصر کے خلاف عدالتوں میں مقدمات زیر سماعت ہیں قانونی چارہ جوئی ہو رہی ہے محبّ وطن عوام کی نظریں عدالتی کارروائی پر ہیں اگر 21 کروڑ عوام کے حقوق سلب کرنے والے استحصالی طبقہ کے خلاف بلاخوف وخطر فیصلے آئے تو ان شاء اللہ پاکستان ترقی کی پٹڑی پر چڑھ جائے گا کیونکہ اب کرپشن اور پاکستان کسی صورت ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔

؎ قصرِ شاہی لرزہ براندام ہے منظور قدرت کو اس کا انہدام ہے

☆☆☆☆☆

﴿اظہار تعزیت﴾

گذشتہ ماہ محترمہ نور آسیہ قادری (چنیوٹ) کے خالو جان اور محترمہ باجی عابدہ پروین (مریدکے) کے سسر قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی بخشش ومغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تبصرہ کتاب

سلوک و تصوف کا عملی دستور

علم تصوف فرقہ واریت کی آلائش سے پاک ہے

نازیہ عبدالستار

تاریخِ اسلام شاہد و عادل ہے کہ فرقہ واریت نے امتِ مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا ہے لیکن علمِ تصوف فرقہ واریت کی آلائش سے پاک ہے اس لیے علمِ تصوف سے ہی عظمتِ رفتہ کی بازیابی کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے۔ اگر ہم اپنے معاشرے کو اخلاقِ رذیلہ سے پاک دیکھنا چاہتے ہیں تو تصوف کو اپنی سوچ کا مرکز و محور بنانا ہوگا کیونکہ تصوف قرآن و سنت کی حقیقی تفسیر ہے۔

تصوف کا مطلب حسنِ اخلاق ہے ایسا اخلاق جو سالک کی جملہ خصلتوں کو بدل ڈالے اور انسان روحانی اقدار کا پیکر بن جائے دراصل اخلاق کی روشنی انسان کے باطن سے پھوٹتی ہے اور ظاہر کو منور کر دیتی ہے جس کے باعث انسان نفس کے تھپیڑوں سے نہیں ڈرتا۔ اسی عمل سے اللہ اور بندے کا تعلق مضبوط ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں اس پرفتن دور میں جہاں حرص، ہوس، لالچ اور طمع کی آندھیاں چل رہی ہیں۔ انسان پر نفس، شیطان اور دنیا کا حملہ ہے۔ ان حالات میں زیرِ مطالعہ کتاب تاریک دلوں کے لیے روشنی کی ایک ایسی کرن ہے جو نہ صرف دل کو نفس کی آلائشوں سے پاک کرتی ہے بلکہ عملی طور پر اس کا علاج بھی تجویز کرتی ہے۔ جس سے انسان کی روح خوش و خرم ہوجاتی ہے۔ اگر پریشانی آبھی جائے تو صبر کرتی ہے، تنگی کی صورت میں قناعت کرتی ہے۔ راہِ حق کے مسافر کو کامل یقین ہوتا ہے کہ یہ سب عارضی و وقتی آزمائش ہے اس کی نظر منزل پر ہوتی ہے اور وہ گرد و پیش کے حالات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھتا ہے۔ ایسے ہی پرعزم مسافر کے بارے میں اقبال نے فرمایا ہے:

ؔ ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

زیرِ مطالعہ کتاب اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ راہِ حق کا مسافر مشکلات سے گھبرائے بغیر ذکرِ الٰہی کو اپنے اندر سمونے میں کلیتاً مصروف رہتا ہے پھر اس کے باطن پر اسمائے الٰہی کی مثالی صورتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس کے دل پر نور اور ٹھنڈک کا نزول ہوتا ہے وہ اس کیفیت میں بڑی لذت محسوس کرتا ہے جب ان اسماء کے ذکر میں لذت پاتا ہے تو اور بھی زیادہ تن دہی اور ہمت سے اس ذکر میں لگ جاتا ہے چنانچہ جتنی تن دہی سے وہ ان اسماء کا ذکر کرتا ہے اسی حساب سے اس پر انوار کی بارش ہوتی ہے۔

> نفس امارہ، لوامہ کے بعد تیسرا نفس ملہمہ ہے یہ دل میں نیکی کے خیالات ڈالتا ہے جس کے باعث اسے ملہمہ کہتے ہیں۔

زیرِ مطالعہ کتاب تاریک دلوں کے لیے روشنی کی ایک ایسی کرن ہے جو نہ صرف دل کو نفس کی آلائشوں سے پاک کرتی ہے بلکہ عملی طور پر اس کا علاج بھی تجویز کرتی ہے۔

مزید یہ کہ ڈاکٹر صاحب ایک صوفی منش انسان ہیں اور اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں۔ یہ کتاب انہوں نے تصوف کی دنیا میں ڈوب کر لکھی ہے جیسا کہ اس کتاب کے نام ''سلوک وتصوف کا عملی دستور'' سے یہ بات عیاں ہے کہ اس میں خدا کو پانے کا طریقہ بتایا گیا ہے اور وضاحت کی گئی ہے کہ وہ کون سے اورادو وظائف ہیں جو انسان کا تعلق ملائے اعلیٰ سے جوڑتے ہیں اس بات کا اندازہ زیرِ مطالعہ کتاب کے ابواب سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔

پہلے باب میں دین اسلام کی دوحیثیتیں اور اس کی حفاظت کے وعدے کو بیان کیا گیا ہے کہ ایک دین کا ظاہر ہے جس میں قیام، رکوع، سجود، تلاوت وتسبیح واذکار احکام ومناسک آتے ہیں جبکہ دوسری قسم کا تعلق باطن سے ہے ان کیفیات کی تعبیر اخلاص واحتساب، صبر وتوکل، زہد واستغناء، ایثار وسخاوت، ادب وحیاء، خشوع وخضوع، دعا کے وقت شکستگی دنیا پر آخرت کو ترجیح، رضائے الٰہی، دیدار کا شوق اور اس طرح کی دوسری باطنی کیفیات سے کی گئی۔ اسی کے ساتھ ہی اللہ رب العزت نے آپ ﷺ سے دو وعدے بھی فرمائے ایک اس دین کو ادیان عالم پر غالب کیا جائے گا دوسرا یہ کہ اس دین کی حفاظت کی جائے گی۔

پہلے وعدہ کی تکمیل سے ریاست مدینہ کا قیام عمل میں آیا۔ جب آپ ﷺ کا انتقال ہوگیا تو اس وعدہ کی دوشکلیں پیدا ہوئیں۔ وہ بزرگان جن کو اللہ رب العزت کی طرف سے شریعت کی حفاظت کی استعداد ملی تھی وہ تو دین کی ظاہری حیثیت کے محافظ بنے۔ یہ بزرگ دین مسلمانوں کو علوم دین کی تحصیل کی طرف متوجہ کرتے ہیں ان میں ہر سو سال کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعے دین کی تجدید ہوتی ہے۔

دوسرا گروہ وہ ہے جسے دین کی باطنی حفاظت پر مامور کیا گیا۔ یہ لوگوں کو خیر کی دعوت دیتے اور انہیں نیک اخلاق اختیار کرنے کی تلقین کرتے کیونکہ علم باطن دین کی روح ہے۔ اس کو احسان وتصوف سے تعبیر کیا گیا ہے۔

دوسرے باب میں من کی دنیا کو اجلا کرنے کے وہ اصول بیان کئے گئے ہیں جو عہد نبوی ﷺ اور صحابہ کرام کے دور میں رائج تھے عہد نبوی میں پہلا اصول اونی لباس پہنا، جس کی وجہ سے ان بزرگوں کو صوفی کہا جاتا ہے یہ لوگ خلوت نشینی اختیار کرتے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور کم کھانا وکم سونا اور کم بولنا، قرآن ونعت سننا ان کا معمول تھا۔

تیسرے باب میں تصوف کے پانچ ابتدائی تقاضے بیان کئے ہیں جن کے بغیر سالک اپنا سفر جاری رکھ سکتا ہے اور نہ ہی آگے بڑھ سکتا ہے۔ یہ درجہ ذیل ہیں۔

پہلا تقاضا حصول علم: جس سے مراد شریعت کا علم ہے کیونکہ ایک جاہل عابد تمام عمر ریاضت کے باوجود طریقت کی پہلی منزل بھی طے نہیں کرسکتا۔

دوسرا تقاضا پیرومرشد: قرآن وسنت کا صحیح علم کسی زندہ شخصیت کے بغیر ممکن نہیں ہے اسی زندہ شخصیت کا اصطلاحی نام پیرومرشد ہے۔

تیسرا تقاضا مجاہدہ نفس: جس کے لئے کم کھانا، سونا اور کم گفتگو کرنا ضروری ہے۔ ان تین کو قابو میں رکھنے سے انسان کا من اجلا ہوتا ہے۔

چوتھا تقاضا کثرت ذکر وعبادت: تخفیف طعام، قیام، کلام کے بعد تواتر سے عبادات میں مشغول رہے۔

پانچواں تقاضا مراقبہ: مراقبہ سے مراد یہ ہے کہ اپنی تمام قوت، شعور اور ادراک صفات باری تعالیٰ کے تصور میں لگادے

اس طرح سالک کو غیر مرئی اشیاء نظر آنے لگیں گی۔

باب نمبر چار میں انسانیت کی چار بنیادی خصلتیں بیان کی ہیں۔ پہلی خصلت میں طہارت ہے، طہارت سے یہاں مراد وضو اور غسل کی روح ہے۔ یہ کیفیت انسان کی جملہ کیفیات میں سب سے زیادہ ملاء اعلیٰ سے مشابہ ہوتی ہے۔ دوسری خصلت خشوع وخضوع ہے اس حالت میں اس شخص کے نفس اور ملاء اعلیٰ کے درمیان ایک دروازہ کھل جاتا ہے جس کے راستے سے اس شخص پر ملاء اعلیٰ کی طرف سے جلیل القدر علوم و معارف نازل ہوتے ہیں۔ تیسری خصلت سماحت ہے جس کے معنی کہ انسان لذتوں، انتقام، بخل حرص کا غلام نہ ہو۔ اور چوتھی خصلت عدالت ہے عدالت سے مراد ساتھیوں کے ساتھ اچھی طرح زندگی بسر کرنا ہر شخص کا حق ادا کرنا، حالات کے مطابق الفت برتنا اور خندہ پیشانی سے ملنا۔

پانچویں باب میں سات نسبتوں کا بیان ہے۔ اس باب میں پہلے نسبت کی وضاحت کی گئی ہے کہ پختہ طریقہ، عادت ثانیہ یا ایسا کمال جو کسی وقت بھی انسان سے جدا نہ ہوں وہ نسبت کہلاتا ہے۔ راہ حق کی تلاش میں پہلی نسبت طہارت ہے۔ وضو کر کے صاف کپڑے پہننا اور خوشبو لگانے سے عارف کو نفاست و پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ دوسری نسبت کو سکینہ کہتے ہیں۔ اس نسبت کے آگے تین شعبے بتائے ہیں حلاوتِ مناجات، شمولِ رحمت اور انوار اسمائے الٰہیہ ہیں۔ اس کے بعد عالم ارواح کے طبقے بیان کئے ہیں۔ ملاء اعلیٰ کا طبقہ، ملاء سافل کا طبقہ اور ارواح مشائخ کا طبقہ، چوتھی نسبت، نسبت یاداشت ہے پانچویں نسبت عشق ہے اور چھٹی نسبت وجد ہے۔ ساتویں نسبت توحید ہے۔

چھٹے باب میں سات نفسوں کا بیان ہے پہلا نفس امارہ ہے جو انسان کو برائی کی طرف مائل کرتا ہے۔ جس کے بارے میں ڈاکٹر صاحب زیر مطالعہ کتاب کے ص ۱۱۹ پر رقمطراز ہیں۔

''نفس امارہ کی صفات میں بخل، کنجوسی، حرص، طمع، لالچ، بدی، شہوات پرستی، بیوقوفی، بغض وکینہ، حسد وعناد، جہالت و غفلت، سستی و کاہلی، غصہ، غیض وغضب وچغلی اور عیب جوئی وغیرہ شامل ہیں ان میں سے کسی ایک صفت کا پایا جانا بھی نفس امارہ پر دلالت کرتا ہے''۔

مزید یہ کہ راہ حق کے مسافر کو خواب کی صورت میں اپنے نفس کی حالت کا بخوبی علم ہوتا ہے۔ جس کے بارے میں ڈاکٹر صاحب صفحہ نمبر 121 پر تحریر فرماتے ہیں:

''خنزیر کا دیکھنا کسی صفت حرام کی طرف اشارہ ہے جو دیکھنے والے کے نفس امارہ میں خاص طور پر پائی جاتی ہوں گی اسی طرح کتے کو دیکھنا غصہ اور غیض وغضب کی خاصیت کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے نفس پر اس کا غلبہ ہے۔ ہاتھی کا دیکھنا غرور وتکبر کی طرف اشارہ ہے۔ سانپ منافقت کی علامت ہے، بچھو عذاب کی علامت ہے، چڑیا، جوں اور پسو وغیرہ مکروہات کے ارتکاب اور ناپسندیدہ عادت کی علامت ہے۔ بیت الخلاء دنیا کی محبت میں غرق ہونے کی علامت ہے۔ اگر خواب میں شراب بٹے یا چکھے تو یہ حرام کاری کی علامت ہے۔ اگر محض دیکھے تو خیالات کے حرام کی طرف مائل ہونے کا اشارہ ہے۔

نفس امارہ جو انسان کا قوی دشمن ہے اس سے خلاصی پانے کے لیے ڈاکٹر صاحب صفحہ نمبر 122 پر تحریر کرتے ہیں:

''نفس امارہ سے خلاصی پانے کے لیے موثر ذکر لا الہ الا اللہ ہے''۔

دوسرا نفس لوامہ ہے اس مقام پر دل میں نور پیدا ہوجاتا ہے جو باطنی طور پر ہدایت کا باعث بنتا ہے۔ جب نفس لوامہ کا حامل انسان کسی گناہ یا زیادتی کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے تو اس کا نفس فوری طور پر سخت ملامت کرنے لگتا ہے۔ نفس لوامہ کی صفات میں حلال کی رغبت، لوگوں کی نفع بخشی، دوسروں کا بوجھ اٹھانا شامل ہیں۔ نفس لوامہ کا موثر ذکر یا اللہ ہے۔ نفس امارہ، لوامہ کے بعد تیسرا نفس ملہمہ ہے یہ دل میں نیکی کے خیالات ڈالتا ہے جس کے باعث اسے ملہمہ کہتے ہیں۔ چوتھا نفس مطمئنہ ہے جو بری خصلتوں سے بالکل پاک اور صاف ہوجاتا ہے۔ نیک اور پاکیزہ خصائل سے متصف ہوجاتا ہے اور بارگاہ الٰہی سے اپنا ربط وتعلق قائم کر کے

حالت اطمینان پر فائز ہوجاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے نفس مطمئنہ کہا گیا ہے۔ اس کی صفات میں عفو ودرگزر، بخشش وعطا، توکل، حلم و بردباری، عبادت گزاری، شکرو رضا خاص طور پر نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ اس میں اچھے اچھے خواب آتے ہیں جیسے کہ قرآن مجید کی تلاوت، نبی اللہ کی زیارت یا کعبۃ اللہ کی زیارت اسی کے لئے موثر ذکر اسم حق ہے یا حق انت الحق ہے۔

نفس راضیہ یہ پانچواں نفس ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے جملہ فیصلوں اور اس کی مشیت کے تمام احکام پر راضی اور خوش ہونے کا ملکہ پیدا ہوجاتا ہے۔ یہ نفس اولیاء اللہ کا نفس ہے جس کے بارے میں ڈاکٹر صاحب صفحہ نمبر 124 میں لکھتے ہیں:

''نفس راضیہ'' یہ وہ نفس ہے جس میں باری تعالیٰ کے جملہ فیصلوں اور اس کی مشیت کے تمام احکام پر راضی اور خوش ہونے کا ملکہ پیدا ہوجاتا ہے، معاملات ظاہراً موافق ہوں یا مخالف خواہ نقصان اور تکلیف کا پہلو بھی واضح اور نمایاں ہو مگر یہ نفس اسے امر الٰہی سمجھ کر نہ صف قبول کرلیتا ہے بلکہ اپنے اندر خوشگواری اور مسرت وفرحت کی کیفیت کو بدستور برقرار رکھتا ہے۔ سو اس کے ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کے باعث اسے نفس مرضیہ کا نام دیا گیا ہے''۔

چھٹا نفس مرضیہ ہے اور یہی نفس کا سب سے کامل درجہ ہے۔ اس حالت میں نفس انسانی ہر حال میں اللہ سے راضی رہنے لگتا ہے۔ ساتوں نفس کاملہ ہے۔

الغرض ڈاکٹر صاحب نے زیرِنظر مطالعہ کتاب کے چھ ابواب باندھے ہیں۔ ان ابواب میں تصوف کو کھول کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ قرآن وسنت کے دلائل کے ذریعے تصوف کی بحث کو زیادہ موثر اور معتبر بنا کر پیش کیا ہے۔

یہ کتاب اس انسان کے لیے لکھی ہے جو تصوف پر چلنا چاہتا ہے۔ اسلام کی روح اور حقیقت کو سمجھنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کی باطنی کیفیت تغیر پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے حالات، افکار، اعمال اور احوال میں تبدیلی آتی رہتی ہے اس تبدیلی کا تعلق انسان کے جسم سے نہیں بلکہ اس کے اعمال سے ہوتا ہے۔ اگر اعمال حسنہ ہوں گے تو انسان کی سوچ راضیہ اور مرضیہ کی طرف ترقی کرے گی۔ اگر اعمال سیئہ ہوں گے تو انسان کا سفر نفس امارہ یعنی زوال کی طرف ہوگا۔

زیرِمطالعہ کتاب کا مقصد انسان کو احکام الٰہی کا پابند بنانا ہے دراصل آخرت میں حساب کا دارومدار انسان کے افکار، عقیدہ، احوال اور نیت پر ہوگا۔ یہ کتاب انسان کے باطنی احوال سے آگاہی دیتی ہے اور تصوف کی کتب کا بنیادی مقصد باطن، سر، خفی کی اصلاح کرکے انسان کا سفر علویت وترقی کی طرف گامزن کرنا ہے تاکہ نفس امارہ سے چھٹکارہ مل سکے۔ یہ کتاب اس مقصد کو بدرجہ اتم پورا کرتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی کتاب سلوک وتصوف کا عملی دستور 160 صفحات پر مشتمل ہے جو منہاج پرنٹر سے شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب دراصل سالکان حق کے لیے ایک مکمل گائیڈ بک ہے۔ اس کتاب سے آگاہی ہر شخص کے لیے ضروری ہے یہ کتاب گورنمنٹ آف پنجاب کے نوٹیفیکیشن کے تحت تمام کالجوں اور سکولوں کی لائبریری کے لیے بھی منظور شدہ ہے۔

☆☆☆☆☆

نیک بختی کی علامت

کسی نے امام زین العابدینؓ سے پوچھا کون شخص دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ نیک بخت اور سعید ہے؟ آپ نے فرمایا وہ شخص کہ جب خوش ہو تو اس کی خوشی اسے باطل پر آمادہ نہ کرے اور جب ناراض ہو تو اس کی ناراضگی اسے حق سے نہ نکالے۔ (اسلامی تربیتی نصاب، ص545، ج 2)

معروف شاعرہ، ادیب ڈاکٹر ناہید قاسمی کا خصوصی انٹرویو

ڈاکٹر ناہید قاسمی

زندگی بھر کی کمائی یہ ہے کہ میں احمد ندیم قاسمی کی بیٹی ہوں

مادیت پرستی کے رجحان سے روحانیت کم ہو رہی ہے

انٹرویو پینل: ڈاکٹر فوزیہ سلطانہ۔۔۔اُمِ حبیبہ

ڈاکٹر ناہید قاسمی معروف شاعر و ادیب احمد ندیم قاسمی (م 2006) کی بیٹی ہونے کے ساتھ خود بھی ادب کی دنیا میں اہم مقام رکھتی ہیں۔ آپ ایک معروف شاعرہ، ادیبہ بھی ہیں۔ مجلّہ فنون جس کی ادارت تقریباً 50 سال تک احمد ندیم قاسمی صاحب نے سنبھالی اب ڈاکٹر ناہید قاسمی یہ ذمہ داری سنبھال رہی ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ کی مختلف تصانیف شائع ہوچکی ہیں۔ ہم ڈاکٹر صاحبہ کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے مجلّہ دختران اسلام کے لیے خصوصی وقت دیا۔

س۱: سب سے پہلے ہم ڈاکٹر صاحبہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے لئے وقت نکالا۔ ڈاکٹر صاحبہ اپنی ابتدائی زندگی کے بارے میں بتائیں؟

ج: میری پیدائش وادی سون سکیسر ضلع خوشاب میں انگہ نام کے گاؤں میں ہوئی میرے گاؤں میں اس وقت لڑکیوں کے لئے سکول نہیں تھا لیکن میری والدہ کو مجھے پڑھانے کا بہت شوق تھا لہٰذا انہوں نے مجھے 3 سال کی عمر میں قریبی علاقہ کے سکول میں داخل کروادیا۔ جب میں تھری کلاس میں ہوئی تو میرا داخلہ لاہور کے سکول میں کروایا گیا مگر مجھے تیسری جماعت کے بجائے پہلی جماعت میں داخلہ دیا گیا جس کی وجہ میرا انگلش سے نابلد ہونا تھا یہ میرے لیے بہت بڑا صدمہ تھا۔

س۲: آپ نے اعلیٰ تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

ج: میرے والد احمد ندیم قاسمی کا تبادلہ چونکہ لاہور چھاؤنی میں ہوا۔ میٹرک سے ایم۔ اے تک لاہور میں پڑھا۔ ایم۔اے پنجاب یونیورسٹی سے کیا اس دوران میری شادی کردی گئی چونکہ میرا اسرال سرگودھا کے گاؤں چک انتیس میں تھا اس لئے شادی کے بعد میرے لئے پڑھائی کرنا تھوڑا مشکل ہوگیا۔ ایم۔اے کا مقالہ میں نے مشہور شاعر ناصر کاظمی پر لکھاایک دن میرے استاد افتخار احمد صدیقی جن کی اباجی سے دوستی بھی تھی انہوں نے اباجی سے کہا کہ بڑی اچھی اردو کی پوسٹس آئی ہیں تو کوشش کریں اس طرح یہ مصروف ہوجائے گی۔

س۳: اپنی فیملی کے بارے میں بتائیں؟

ج: ہم تین بہن بھائی ہیں۔ دو بہنیں ایک بھائی ہے ایک بہن کی وفات ہوگئی ہے جبکہ میرا ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہیں۔

س۴: اب تک کن کن تعلیمی اداروں میں اپنی خدمات دے چکی ہیں۔

ج: میں نے باغبانپورہ کالج میں تین سال، اسلامیہ کالج کوپر روڈ میں دس سال، گورنمنٹ کالج سمن آباد میں بطور ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ریٹائرڈ ہوئی۔

س۵: جیسا کہ ہمارا سلسلہ ''راہ نورد شوق'' جس کے تحت ہم آج کا انٹرویو کررہے ہیں جس کا مقصد مشکلات کے

باوجود کامیابیوں کا سفر طے کرنے والی خواتین کو دیگر خواتین کے لیے بطور رول ماڈل پیش کرنا ہے اگلا سوال اسی سے متعلق ہے کہ آپ کو ملازمت کے دوران مخالفت کا سامنا کرنا پڑا؟

ج: جی بالکل جیسا کہ میں نے بتایا کہ میری شادی جس خاندان میں ہوئی وہاں پردے کا سخت رواج تھا اور لڑکیوں کی تعلیم کا بھی کوئی خاص تصور نہ تھا ایسے میں میری ملازمت پر بھی پرزور مخالفت ہوئی مگر میرے والد احمد ندیم قاسمی اور میرے شوہر کے بھرپور تعاون سے میرا حوصلہ بلند ہوگیا۔

س۶: آپ نے Ph.D شادی کے بعد کی کیا مشکلات پیش آئیں؟

ج: جیسا کہ میں نے بتایا کہ ایم۔ اے کے دوران شادی کی وجہ سے پڑھائی کرنا مشکل ہوگیا تھا مگر میرے انتہائی مشفق استاد ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی کے بھرپور اصرار پر میں نے Ph.D شروع کی لیکن یہ اتنا آسان نہ تھا گھریلو ذمہ داریاں، ملازمت کے ساتھ Ph.D مکمل کرنا مجھے دس سال لگے اپنی Ph.D مکمل کرنے میں مگر میں مشکلات کے باوجود پیچھے نہیں ہٹی۔

س۷: Ph.D کے مقالہ کا موضوع کیا تھا؟

ج: میرے مقالہ کا موضوع ''اردو شاعری میں فطرت نگاری کا فنی و تحقیقی جائزہ'' ہے جبکہ میرے سپروائزر ڈاکٹر سہیل احمد خان (پنجاب یونیورسٹی) تھے۔

س۸: آپ اپنے والد کے علاوہ کس شخصیت سے متاثر رہی ہیں؟

ج: اپنے والد کے بعد ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی سے متاثر ہوئی ہوں کیونکہ وہ بہت خلوص سے پڑھاتے تھے کچھ اساتذہ چاہتے ہیں کہ طالب علم ان سے آگے نہ نکلیں مگر ڈاکٹر صاحب کی شخصیت ایسی تھی کہ آپ چاہتے تھے کہ تمام تر علم اپنے شاگرد کو دے دوں۔ ان کے علاوہ محترمہ الطاف فاطمہ (عظیم افسانہ نگار) سے متاثر ہورہی ہوں۔

س۹: ہر شخص کو کامیابی کے سفر میں قربانیاں بھی دینی پڑتی ہیں آپ کے ساتھ بھی ایسا ہوا؟

ج: میں نے جو قربانیاں دیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی تفصیل بیان نہیں کرسکتی۔ اپنی ذات کی بالکل نفی کردی مگر یہ کرنا پڑتا ہے ہر عورت کو گھر بنانے کے لیے کہیں نہ کہیں اپنی ذات کی نفی کرنی ہوتی ہے۔

س۱۰: آپ ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ (اردو سمن آباد کالج) بھی رہیں جبکہ آپ کے گھر میں ملازمائیں بھی نہیں تو گھریلو ذمہ داریوں اور ملازمت میں توازن کیسے رکھ پائیں؟

ج: دیکھیں انسان اگر ہر ذمہ داری کو ان کی جگہ پر رکھ کر سرانجام دے تو پھر بھی مشکل نہیں میں جب کالج جاتی تو گھر کی تمام پریشانیاں کالج کے گیٹ پر رکھ دیتی اور جب کالج سے باہر نکلتی تو گھر کے مسائل کی گٹھری میرے ذہن پر سوار ہوجاتی کیا پکانا ہے؟ کیا کیا کام کرنے ہیں؟ پھر میرا معمول ہمیشہ یہ رہا ہے کہ میں رات 9 بجے تک لازمی سوجاتی ہوں 9 بجے کے بعد ہمارے گھر میں کوئی فون کال تک اٹینڈ نہیں کرتا ہے۔ رات جلدی سونے کی وجہ سے مجھے صبح فجر کے بعد کافی وقت میسر آتا جس میں میں شاعری کرتی، کھانا بھی پکاتی حتیٰ کہ صفائی بھی خود کرکے ملازمت کے لیے روانہ ہوتی۔

س۱۱: شاعری کا شوق بچپن سے تھا؟

ج: ابا جی کو دیکھ کر ہم بہن بھائیوں کو بھی شاعری کا شوق ہوتا گرمیوں کی دوپہر میں ہمیں گھر سے نکلنے کی اجازت نہ ملتی تو ہم بہن بھائی گاؤ تکیے لگا کر مشاعرہ کے انداز میں بیٹھ جاتے اور ''ابا جی'' نام کا کھیل کھیلتے جس میں ایک موضوع طے کرلیتے اور پھر اس پر شاعری کرتے یوں یہ شوق ساتھ ساتھ پروان چڑھا۔

س۱۲: احمد ندیم قاسمی صاحب آپ کی شاعری سے خوش ہوتے؟

س۱۹: ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت کو کیسے دیکھتی ہیں؟

ج: ڈاکٹر صاحب علمی شخصیت ہیں میں زمانہ طالب علمی سے ان کے لیکچرز سنا کرتی تھی ان کی گفتگو بلاشبہ بند ذہنوں کو کھولتی ہے۔

ج: جب ہم نظمیں لکھتے تو بسا اوقات امی وہ شاعری ابا جی کو دکھاتیں وہ غور سے پڑھتے، اصلاح بھی کرتے مگر کہتے کہ پہلے اپنی تعلیم مکمل کرلو۔

س۱۳: آپ اپنی زندگی کا قیمتی اثاثہ کسے سمجھتی ہیں؟

ج: میرے لیے میری زندگی بھر کی کمائی یہ ہے کہ میں احمد ندیم قاسمی کی بیٹی ہوں۔

س۱۴: آپ کی تصانیف کتنی ہیں؟

ج: تقریباً 10 کے قریب ہیں جن میں سے ایک بنجر دل سیراب کرو کے نام سے شعری مجموعہ ہے جس پر بی ایس سطح پر مقالہ بھی لکھا جاچکا ہے۔

س۱۵: زندگی میں کوئی خواہش جو ادھوری رہ گئی ہو؟

ج: ہر خواہش کی تکمیل تو کبھی بھی نہیں ہوتی مگر ایک خواہش جس کا مجھے قلق رہا وہ فائن آرٹ کے شعبہ میں جانے کی تھی جس کی راہ میں خاندانی عوامل رکاوٹ بنے اس قلق نے مجھے شاعری کی طرف زیادہ راغب کیا شاعری کا فائدہ یہ ہوا کہ ماچس کی بجھی ہوئی تیلی سے ماچس کی ڈبیا پر شعر لکھ لیتی ہوں۔

س۱۶: عورت بطور ماں، بیوی، بیٹی کے ذمہ داریوں میں توازن کیسے پیدا کرسکتی ہیں؟

ج: میں سمجھتی ہوں کہ کوئی شخص کسی کو کچھ نہیں بتاسکتا۔ ہر شخص کو اپنا راستہ خود ہی بنانا ہوتا۔ اپنی دلدل سے خود ہی نکلنا پڑتا ہے۔ یہ میری زندگی کا تجربہ ہے کسی کے کہنے یا بتانے سے آپ تھوڑی سی مدد لے سکتے ہیں آپ نے زندگی کی مختلف سٹیج کے بارے میں پوچھا ہر سٹیج مختلف ہوتی ہے بیٹی ہونے کی حیثیت سے میری حالت وہ نہ تھی بعد میں بدل گئی۔ شادی کے بعد عورت کو سسرال میں ایڈجسٹ ہونے میں 5 سال کا عرصہ لگتا ہے اس کے بعد اگلے 5 سال معاملات پر اس کی گرفت ہوتی ہے پھر زندگی رواں ہوتی ہے۔ ہم ہر ایک کو ایک مشورہ نہیں دے سکتے وقت کے ساتھ ساتھ حالات مختلف ہوجاتے ہیں اس صورت میں مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ایک ہستی ہمیشہ آپ کے ساتھ ہوتی ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی اگر آپ کا تعلق اُس کے ساتھ ہوگا تو خود ہی راستے بنتے جائیں گے۔ زندگی میں اتار چڑھاؤ ہوتا ہے لیکن مشکل نہیں ہوتی۔

س۱۷: آپ کے نزدیک نوجوان نسل میں تربیت کا فقدان کیوں نظر آتا ہے؟

ج: آج نوجوان نسل خصوصاً بچیوں میں عدم برداشت کے فقدان کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے بچوں کی تربیت پر دھیان دینا چھوڑ دیا ہے ہم سمجھتے ہیں بچے گھر میں بیٹھے ہیں ہمارے سب کام ہورہے ہیں مگر جو قدم قدم پر تربیت ہمیں ملتی تھی اب وہ نہیں مل رہی۔ استاد بھی اب تربیت پر توجہ نہیں دیتے صرف سلیبس مکمل کروانے میں لگے ہوتے ہیں۔ آج بچوں کو پتہ ہی نہیں کیا چیز غلط ہے یا صحیح بچوں میں قربانی و ایثار کے جذبات کے بارے میں سکھایا ہی نہیں جاتا بڑے اپنے تجربات کی بنا پر انہیں سمجھاتے ہی نہیں جس کے باعث بچیوں میں عدم برداشت کا رویہ بڑھ رہا ہے۔

س۱۸: آپ کے نزدیک اردو ادب کی طرف نوجوان نسل کا رجحان کم کیوں ہوگیا ہے؟

ج: اس کی وجہ مادیت پرستی ہے اب تعلیم کے لیے شعبہ ملازمت کو پیش نظر رکھ کر چنا جاتا ہے۔ مادیت پرستی سے روحانیت کم ہورہی ہے، کوئی فنون پر دھیان نہیں دے رہا ہم فن کو پنپنے کا موقع نہیں دے رہے ہیں، اخبارات میں ادبی صفحہ کم ہوتا جارہا ہے۔

س۱۹: ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت کو کیسے دیکھتی ہیں؟

ج: ڈاکٹر صاحب علمی شخصیت ہیں میں زمانہ طالب علمی سے ان کے لیکچرز سنا کرتی تھی ان کی گفتگو بلاشبہ بند ذہنوں کو کھولتی ہے۔

س۲۰: قارئین کو کیا پیغام دینا چاہیں گی؟

ج: آج کے دور میں کوئی پیغام لینے کو تیار نہیں اب میرا 35 سال کا تجربہ ہے مگر کوئی اس تجربے سے فائدہ اٹھانے کو تیار نہیں۔ گورنمنٹ کا کوئی ایسا دارہ ہونا چاہئے جہاں تجربہ کار لوگوں کے تجربے سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔☆☆☆

منہاجینز کارنر

اُم حبیبہ

تحریک منہاج القرآن اس صدی کی وہ عظیم تحریک ہے جو اس دور پرفتن میں غلبہ دین حق کے لیے ہمہ وقت مصروف عمل ہے اور کسی بھی معاشرہ میں اس وقت تک دین حق کا عملاً نفاذ ممکن نہیں ہوسکتا جب تک وہاں کے نوجوان زیور علم سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ عمل نافع بھی رکھتے ہوں۔ علم تعلیم و تربیت کی اسی اہمیت کے پیش نظر بانی تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام نے آج سے تقریباً تیس سال قبل ایک ایسی مادر علمی کی بنیاد رکھی جہاں علم و عمل دونوں کا حصول ممکن ہوسکے۔ طالبات کے لیے منہاج کالج برائے خواتین کا قیام بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ آج ہزاروں تشنگان علم اس درسگاہ سے اپنی علمی پیاس بجھاچکی ہیں اور یہ سلسلہ ان شاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں سے فارغ التحصیل طالبات معاشرے کی مفید رکن ثابت ہوتی ہیں۔ لہذا ضرورت اس امر کی تھی ان تمام فارغ التحصیل طالبات کو ایک لڑی میں پرودیا جائے تاکہ اپنی مادر علمی سے ان کا ربط و تعلق ہمیشہ استوار رہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی راہنمائی میں منہاجینز فورم (برائے طالبات) کا باقاعدہ قیام 2016ء میں عمل میں لایا جاچکا ہے۔ جس کے چند اہداف درج ذیل ہیں:

منہاجینز فورم کے اہداف:

ا۔ منہاج کالج فار ویمن سے تمام منہاجیات کا Data حاصل کرکے مرکز پر ریکارڈ کی تیاری

۲۔ پہلے مرحلہ میں کم سے کم 100/50 داعیات، معلمات کی تیاری کو یقینی بنانا

۳۔ سال میں ایک تربیتی نشست اور ایک الہدایہ کیمپ کے انعقاد کا اہتمام کرنا

۴۔ منہاجیات فورم کے لیے ایک معقول وسائل کی دستیابی کے لیے Machanism ترتیب دینا

۵۔ الہدایہ قرآن کلاسز کے ذریعے منہاجیات کے لیے فیلڈ میں ملازمت کے مواقع فراہم کرنا۔

سرگرمیاں

ا۔ تقریب حلف برداری ۲۔ اجلاس منہاجینز پارلیمنٹ

۳۔ تنظیمی ڈھانچہ ۴۔ حکمت عملی

منہاجینز فورم کے تحت ہونے والی سرگرمیاں:

14 اگست 2016ء پارلیمنٹ کا اجلاس اور تقریب حلف برداری جس میں حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی شرکت کی۔

16 اپریل 2017 ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور کی سربراہی میں منہاجینز کے اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔

منہاجینز فورم کی مرکزی عہدیداران:

مرکزی عہدیداران: ام حبیبہ (ناظمہ)، ایڈووکیٹ شہلا مبشر (نائب ناظمہ)، ام حبیبہ رضا، مزدلفہ ریاض (ناظمہ نشرو اشاعت/ فنانس سیکرٹری)، اقراء مبین (ناظمہ دعوت و تربیت)

منہاجیات کے نام:

بلاشبہ آپ تحریک منہاج القرآن کا عظیم سرمایہ ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ جس بھی علاقہ میں قیام پذیر ہیں مرکزی منہاجیات فورم کے ساتھ آپ کا رابطہ بحال ہونا ضروری ہے۔ لہذا آپ بطور منہاجین اپنی ممبر شپ یقینی بنائیں۔

درج ذیل نمبر پر بذریعہ فون کالز کے ذریعے آپ ممبر شپ کرواسکتی ہیں تاکہ وقتاً فوقتاً منہاجینز کے لئے منعقدہ تقریبات میں آپ کو مدعو کیا جاسکے۔ ☆☆☆☆☆

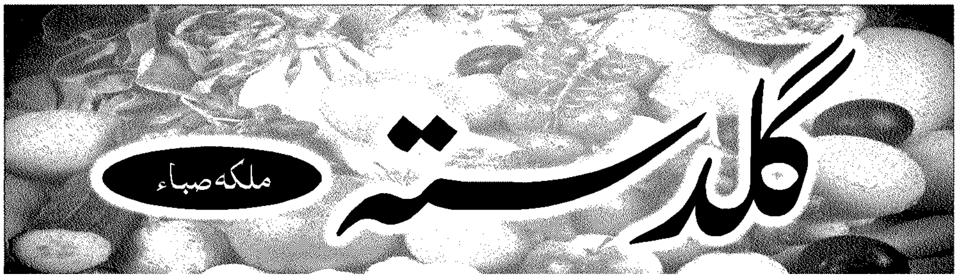

صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بوئے گل کا سراغ

ملے گا منزل مقصود کا اسی کو سراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ

میسر آتی ہے فرصت فقط غلاموں کو
نہیں ہے بندہ حر کے لیے جہاں میں فراغ

فروغ مغربیاں خیرہ کررہا ہے تجھے
تری نظر کا نگہبان ہو صاحب مازاغ

وہ بزم عیش ہے مہمان یک نفس دو نفس
چمک رہے ہیں مثال ستارہ جس کے ایاغ

کیا ہے تجھ کو کتابوں نے کور ذوق اتنا
صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بوئے گل کا سراغ

(کلیات اقبال، ضرب کلیم، ص۴۵۳)

حکایت شیخ سعدیؒ

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں میں نے ایک نیک شخص کو دریا کے کنارے دیکھا جس کو ایک چیتے نے زخمی کردیا تھا اور اس کا زخم کسی دوا سے اچھا نہ ہوتا تھا وہ عرصہ دراز سے اس تکلیف میں مبتلا تھا مگر ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتا تھا لوگوں نے اس سے پوچھا کہ شکر کس بات کا ادا کرتے ہو۔ اس نے جواب دیا اس لیے کہ مصیبت میں مبتلا ہوں نہ کہ گناہ میں۔

چار سبق آموز باتیں

حاتم الاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے چار باتوں کا علم ہوا ہے میں عالم کے تمام علوم سے بے پرواہ ہوگیا ہوں۔ لوگوں نے دریافت کیا وہ کون سی چار باتیں ہیں۔ انہوں نے فرمایا:

ایک یہ کہ میرا رزق مقدر ہو چکا ہے جس میں نہ کمی ہوسکتی ہے نہ زیادتی۔ لہذا زیادہ کی خواہش سے بے نیاز ہوں۔

دوسری یہ کہ میں نے جان لیا کہ خدا کا مجھ پر حق ہے جسے میرے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کرسکتا لہذا میں اس کی ادائیگی میں مشغول ہوں۔

تیسری یہ کہ میرا کوئی طالب ہے یعنی موت میری خواستگار ہے جس سے میں راہ فرار اختیار نہیں کرسکتا۔ لہذا میں نے اسے پہچان لیا ہے۔

اور چوتھی یہ کہ میں نے جان لیا ہے کہ میرا کوئی مالک ہے جو ہمہ وقت مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں اس سے شرم کرتا ہوں اور نافرمانیوں سے باز رہتا ہوں بندہ جب اس سے باخبر ہوجاتا ہے کہ اللہ سے دیکھ رہا ہے تو وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس کی وجہ سے قیامت کے دن اسے شرمسار ہونا پڑے۔

(کشف المحجوب، ص۵۴،۵۵)

﴿اقوال زریں﴾

۱۔ سمجھدار کسی چیز میں خوشی نہیں پاتا کیونکہ اس کا ’’حلال‘‘ حساب ہے اور حرام عذاب ہے۔

۲۔ شروع کرنا تیرا کام ہے اور تکمیل کرنا خدا کا کام۔

۳۔ موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں کی دوا ہے۔

مکس سبزیوں کا سوپ

اجزاء

مرغی کی ہڈیاں	دوسو پچاس گرام
پیاز	ایک عدد درمیانی چوکور کٹی ہوئی
لہسن	تین جوئے
ٹماٹر	دو عدد چوکور کٹے ہوئے
آلو	ایک عدد چوکور کٹا ہوا
مٹر	ایک کپ
گاجر	دو عدد
بند گوبھی	ایک کپ
پھول گوبھی	ایک کپ
نمک	ایک چائے کا چمچ
کالی مرچ پاؤڈر	آدھا چائے کا چمچ
لیموں کا رس	چار چائے کے چمچ
ہرا دھنیا	چار کھانے کے چمچ
تیزپات	ایک عدد
لونگ	ایک عدد
پانی	تین لیٹر

ترکیب

مرغی کی ہڈیوں کو پانی والے برتن میں ڈالیں، لونگ، تیزپات اور ثابت کالی مرچ شامل کریں اور 45 منٹ تک ابالیں اس کے بعد اسے چھان لیں اب مٹر اور آلو کو شامل کر کے 5 منٹ تک پکائیں لہسن اور گوبھی کو بھی شامل کریں اور 5 منٹ تک پکائیں اب نمک، لیموں کا رس کالی مرچ پاؤڈر، ٹماٹر، پیاز اور بند گوبھی کو مکس کر کے ایک منٹ تک پکائیں۔ ہرا دھنیا ڈال کر اسے پیش کریں۔

جلد کی حفاظت ٹماٹر سے

جلد کی حفاظت میں ٹماٹر اپنی ٹھنڈک اور سکیڑنے والی خوبیوں کی بدولت بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس میں وٹامن سی بھرپور پایا جاتا ہے جو کیل مہاسوں کے علاوہ بے رونق جلد کو چمکدار اور پرکشش بناتا ہے۔ جلد کو صحت مند رکھنے کے لئے وٹامن اے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ بھی اس میں وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس میں شامل نمکیات جلد کو بیلنس رکھتے ہیں اور جلد سے چکناہٹ کم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس میں شامل اینٹی آکسیڈنٹ جلد کے خلاف کام کرنے والے جراثیم سے مقابلہ کرتے ہیں جلد کی حفاظت کے لیے تازہ ٹماٹروں کے ایک چمچ جوس میں دو سے چار قطرے تازہ لیموں کے جوس کو شامل کریں اس مکسچر کو کاٹن کی مدد سے چہرے پر لگائیں پندرہ منٹ تک اسے جلد پر اپنا کام کرنے دیں پھر ٹھنڈے پانی سے دھولیں اور موئسچرائزر کریں۔ تازہ ٹماٹر کو اچھی طرح مسل لیں اور اس کا گودا اپنے چہرے پر لگائیں اپنے چہرے پر لگے ٹماٹر کے ساتھ ایک گھنٹہ گزاریں اس کے بعد نیم گرم پانی سے اپنا چہرہ دھوئیں کم از کم ایک ہفتہ یہ عمل کریں تو یقیناً بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔

کمر درد سے نجات

خشخاش کے بیج کمر کے درد میں آرام لانے کے لیے حیرت انگیز کام کرتے ہیں، سو گرام خشخاش اور مصری کو ملا کر گرائینڈر میں اچھی طرح پیس لیں اس کو دو چائے کے چمچ روزانہ ایک گلاس دودھ کے ساتھ کھالیں۔

☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

یوکے: مورخہ 29 اکتوبر کو منہاج القرآن ویمن لیگ یوکے کے زیر انتظام شاندار پروگرام ''عورت کی متوازن زندگی'' کے عنوان سے منعقد کیا گیا۔ جس میں ڈاکٹر غزالہ حسن قادری نے خصوصی شرکت اور خطاب فرمایا۔

گوجرانوالہ: مورخہ 9 نومبر 2017ء کو منہاج القرآن ویمن لیگ کے تین رکنی وفد نے گوجرانوالہ کے زیر انتظام چلنے والے اداروں کا وزٹ کیا اور ایک ادارے کا افتتاح بھی کیا۔ اس وفد میں مرکزی صدر فرح ناز، ڈائریکٹر Woice ڈاکٹر شاہدہ مغل اور ڈپٹی ڈائریکٹر ثنا وحید نے شرکت کی۔

کراچی: مورخہ 7 نومبر صدر ویمن لیگ محترمہ فرح ناز، ناظمہ افنان بابر اور ام حبیبہ (ناظمہ منہاجینز) نے کراچی کا وزٹ کیا اور تنظیم نو کی۔

منڈی شاہ جیونہ: منہاج القرآن ویمن لیگ منڈی شاہ جیونہ کے زیر انتظام ایک شاندار سیدہ زینب کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں خصوصی خطاب محترمہ راضیہ نوید نے کیا۔

سمبڑیال: مورخہ 20 اکتوبر کو سمبڑیال میں تنظیم نو کی گئی جس میں ناظمہ ویمن لیگ محترمہ افنان بابر اور زونل ناظمہ سینٹرل پنجاب محترمہ عائشہ مبشر نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں دونوں نمائندوں نے ورکشاپ کے اعراض و مقاصد اور ٹارگٹس پر گفتگو کی۔

فیصل آباد: مورخہ 16 اکتوبر کو سیدہ زینب کانفرنسؓ کا انعقاد کیا گیا جس میں صدر ویمن لیگ فرح ناز نے شرکت کی اور خطاب بھی کیا۔

بھلوال: مورخہ 15 اکتوبر کو سیدہ زینبؓ کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں خصوصی خطاب محترمہ راضیہ نوید اور محترمہ ہانیہ ملک نے اس پروگرام کی صدارت کی۔

الھدایہ: منہاج القرآن ویمن لیگ کے پراجیکٹ الھدایہ کے زیر اہتمام سیدہ زینب کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں محترمہ کلثوم طفیل نے شرکت کی۔

راولپنڈی: مورخہ 15 اکتوبر کو منہاج القرآن ویمن لیگ راولپنڈی کے زیر اہتمام سیدہ زینبؓ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں صدر ویمن لیگ فرح ناز نے شرکت کی اور سیدہ زینبؓ کردار پر روشنی ڈالی۔

ملتان: مورخہ 12 اکتوبر کو سیدہ زینبؓ کانفرنس منعقد کی گئی جس کی صدارت محترم آمنہ ہاشمی نے کی۔ ناظمہ ویمن لیگ محترمہ افنان بابر نے خصوصی شرکت اور خطاب کیا۔

جہلم: منہاج القرآن ویمن لیگ جہلم کے زیر اہتمام تربیتی کورسز کا انعقاد کیا جس میں نعت، خطاب اور فہم دین کورسز بھی کروائے۔ کورسز کے اختتام پر طالبات کو اسناد بھی دی گئیں۔

دیپالپور: دیپالپور کی یوسی حاکم سدار میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں محترمہ نورین علوی نے خطاب کیا۔

لاہور: منہاج القرآن ویمن لیگ لاہور کے زیر اہتمام لاہور بھر میں سیدہ زینبؓ کانفرنسز کا انعقاد کیا گیا۔ لاہور بھر میں پی پی، یوسی اور یونٹ لیول پر تقریباً 55 کانفرنسز کی گئی۔ جن میں سے کچھ میں مرکزی ناظمہ محترمہ افنان بابر اور لاہور کی صدر محترمہ آمنہ بتول نے شرکت کی جبکہ سیکٹر A میں محترمہ نائمہ باسط، محترمہ آسیہ چوہدری سیکٹر B میں رخسانہ اسلم، محترمہ نور صبا، سیکٹر C میں فوزیہ غلام قادر سیکٹر D میں محترمہ رضیہ شاہد، محترمہ عفت وحید، محترمہ نوشین فاطمہ اور ثناء فاطمہ نے اپنی ایگزیکٹو کے ساتھ پروگرام کو کامیاب بنانے میں انتہائی محنت کی۔

ناروے: مورخہ 26 اکتوبر کو منہاج القرآن ویمن لیگ اوسلو نے سالانہ سیدہ زینبؓ کانفرنس کا اہتمام کیا جس میں محترمہ طاہرہ فردوس نے خصوصی خطاب کیا۔

☆☆☆☆☆

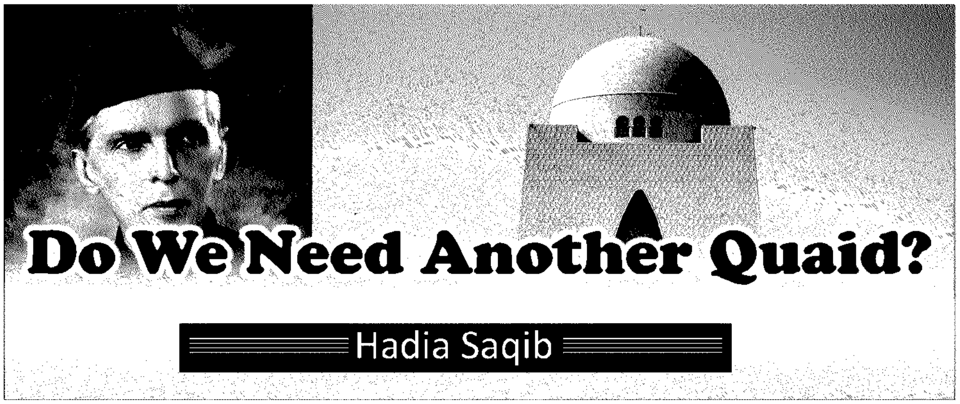

The Quaid-e-Azam was gift from Allah Almighty and thanks to his sincerity of purpose and dedication; Pakistan emerged on the world map as an independent country. We should study the political philosophy of the Quaid-e-Azam deeply. Jinnah conceived an Islamic democratic and progressive Pakistan for which the Muslims of the subcontinent made great sacrifices, and not for secularism which was expounded by the Indian National Congress (Mahmood & Waqar, 2012). Jinnah, was the man of words and the man of wisdom, emphasized on the creation of Pakistan not random as a matter of chance or out of hasty decision but based its creation on an ideology with its roots in religion Islam.

His desire is obvious when he said:

"We should have a State in which we could live and breathe as free men and which we could develop according to our own lights and culture and where principles of Islamic social justice could find free play"

Social ills such as injustice, nepotism, corruption, profiteering and bribery have exceeded all limits; these were the evils about which the Jinnah had forewarned us. Jinnah wanted a nation, where every individual could get opportunities to live peacefully, where justice, equality and fairness would always prevail. But, such aspirants are buried. Nobody from civil and military government has fulfilled his dreams after his death. Corruption has been the most challenging nuisance that has caused numerous evils on national level. According to Transparency International's Corruption Perception Index 2017, Pakistan ranks at 116th among 176 countries as compared to India ranked 79th position. Owing to

this menace, the rich has become richer and the poor become poorer (CPI, 2017)

I feel disconsolate with Pakistan's undetermined standing on the globe either as third world or under developed state, a lost eastern wing, unachieved Kashmir that Jinnah called an integral part of Pakistan and with America still taking our decrees and decisions not only contradicts the existence of today's Pakistan to Jinnah's vision but dolefully brings it to the most down position, Ruling elites to be called Saadiq and Amin have offshore accounts of million dollars while the poor cannot even get food properly. These worst facts have brought Pakistan at a stage where most of us hesitate calling it Jinnah's Pakistan.

Is it not painful that today I live in a state where women fear stepping out of their doorstep, men dread of blast as they step in the Masjid. With the rattling sound of terrorism and bomb blast in my ears, with my eyes witnessing flourishing feudal system, prevailing poverty and people dying of hunger and with the hands of my mother before her face drenched in tears and praying for safety and survival makes me wonder if I owe the state I'm living in.

The state appears helpless in protecting vulnerable citizens, minorities against obscuration. In this backdrop, just wishing for a new Pakistan to emerge is not going to get an escape but to struggling a way forward by Unity, faith and Discipline.

Mr. Jinnah who did not live long enough to steer Pakistan, left this duty upon our shoulders but un-fortunately we failed to his aspiration. The nation is searching for the Jinnah's Pakistan. The country Jinnah founded has been occupied by tax thieves and looters. the masses are victim of injustice and deprived of basic necessities of life.

I want to deplore the fact that the real objectives behind establishment of Pakistan have blurred due to corrupt and incompetent leadership. It is not only the people and institutions but the constitution too, which has been held hostage by the corrupt leadership. that the ruling elite are interested in that part of the Constitution, which advances their interests..

After losing Quaid E Azam Muhammad Ali Jinnah, we feel the need of another Jinnah and Quaid today who can enlighten the Jinnah's ideology infront of us. Who can take us on the Path, by following this we can save the state to be

drowned in the river of destruction. If we shed light on the whole political struggle of Shaykh ul Islam Dr.Muhammad Tahir ul Qadri, He is subjected to the protector of Jinnah's state and his ideology to be demolished. He is fighting a war for restoration of rights of the poor those were robbed. He mentioned that the ruling elite was the custodian of democracy and had monopoly on resources and decision making. They did not give people anything except starvation, poverty, suicide, deprivation and disappointment.

Shaykh ul Islam Dr.Muhammad Tahir ul Qadri is struggling for the development of Pakistan in the comity of nations, where people would have respect, honour, security of life, and live in peace. His efforts are for a country whose men are determined in their resolution, whose women are epitome of respect and honour and whose youth hopes a bright future for themselves in their country. And we foresee a Pakistan that Jinnah had dreamed for

References

Mahmood & Waqar. (2012). Jinnah's Vision of Pakistan

CPI.(2017). Corruption Perception Index. Transparency International: The Global coalition against corruption

☆☆☆☆☆

﴿قرض اور سود﴾

امام ابوحنیفہؒ اپنے ایک مقروض سے مطالبہ کے لئے گئے اس آدمی کے گھر کے دروازے پر ایک درخت تھا امامؒ نے دھوپ میں کھڑے ہوکر مطالبہ کیا تو کسی نے کہا آپؒ درخت کے سایہ میں کیوں نہیں کھڑے ہوتے؟ آپؒ نے فرمایا نہیں میرا اس کے مالک پر قرض ہے اور جو فائدہ بھی قرض سے حاصل کیا جائے وہ سود ہے میں سود سے بچنا چاہتا ہوں۔

(اسلامی تربیتی نصاب، ص1066، ج2)

Milad Special
Kids Festival 17'
Venue: Children Library Complex,Mall road ,Lahore
9TH To 10TH ,DEC,2017
9:00 AM TO 5:00 PM
For more details:
0321-4967490
042-35178341
Free Entry!
For Families Only
For Stall Booking
0331-4257950
For Registration
Email us:
eagersofficial@gmail.com
Islamic Models Exhibition Seerah Galleries|Various Stalls|Inter-School Model Making Competition| Food Court Play Land|Entertainment for Kids and Families.
Facebook.com/EagersOfficial

حج اور عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے احباب کے لئے خوش خبری
مدینہ منورہ سے ہر قسم کی کھجوروں کے تحفے
UNIQUE DATES
اعلیٰ کوالٹی بارعایت حاصل کرنے کے لئے سے رابطہ کریں
M.ASIF MINHAS
اوورسیز آرڈرز بھی سپلائی کئے جاتے ہیں
MOB: 00966-598092118 | 00966-537504300
Email:uniquedates786@gmail.com masifminhas786@gmail.com

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
LAHORE
DEC-2017
Regd CPL No.45

سیرت وفضائلِ نبوی ﷺ کے ذکرِ جمیل پر مشتمل عظیم ذخیرۂ علم

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کے سینکڑوں خطابات کی VCDs، Audio CDs، DVDs

اور تصانیف سے استفادہ کیجیے

ایسا انسائیکلوپیڈیا جو دلوں کی ویران بستیاں آباد کرنے کے ساتھ ساتھ

ذہنِ جدید میں پیدا ہونے والے اِشکالات کے مدلّل جواب دیتا ہے

اور اِصلاحِ اَحوال واِحیائے اُمت کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔